موت کا پیغام دیوبندی مولویوں کے نام

مُؤلِّف

مُحَدِّثِ اعظمِ پاکستان

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تخریج، حواشی، مقدمہ

میثم عباس قادری رضوی

نَاشِر:

جماعت رضائے مصطفیٰ، یو کے

اس مختصر رسالہ میں صدرِ دیوبند و ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند

و مولوی عبدالشکور کاکوروی دیوبندی، ایڈیٹر ''اَلنَّجم'' و مولوی منظور سنبھلی دیوبندی،

مدعیانِ وکالتِ تھانوی کے اِقرار سے ثابت کیا گیا ہے کہ مولوی اشرفعلی تھانوی نے اپنی کتاب

''حفظ الایمان'' میں حضور پُرنور شافع یوم نشور ﷺ کی شانِ اقدس میں صریح توہین

اور کھلی گستاخی کی ہے۔

مختصر رسالہ معروف بہ

موت کا پیغام
دیوبندی مولویوں کے نام

مُؤلِّف

فاتحِ مناظرۂ بریلی، جامع منقول و معقول، محبِّ سُنَّت، عَدُوِ بدعت، مُحدِّثِ اعظمِ پاکستان

حضرت علامہ مولانا مفتی اَبُوالمنظور، اَبُوالفَضْل **محمد سردار احمد** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۲۲ ستمبر ۱۹۰۳ء۔ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۲ء)

تخریج، حواشی، مقدمہ

میثم عباس قادِری رضوی

ناشر

جماعت رضائے مصطفیٰ، یوکے

نام کتاب : **موت کا پیغام، دیوبندی مولویوں کے نام**

مؤلّف : فاتحِ مناظرۂ بریلی، محدّثِ اعظمِ پاکستان، شیخ الحدیث، حضرت، علامہ، مولانا، مفتی اَبُوالْمَنْظُور، اَبُوالْفَضْل، **محمد سردار احمد** رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

تخریج، حواشی، مقدمہ: **میثم عباس قادِری رضوی**

طبع اوّل : جماعت رضائے مُصطفٰی، بریلی شریف

طبع دوم : اِدارہ تَحَفُّظِ عَقَائِدِ أَھْلِ سُنَّت وَجَمَاعَت، لاہور

طبع جدید : جون ۲۰۲۵ء/ذی الحجہ ۱۴۴۶ھ

صفحات : ۷۶

تعداد : ایک ہزار

ناشر : جماعت رضائے مصطفٰی، بلیک برن، یو کے

فہرست

مختصر تعارُف

حضرتِ مُحدِّثِ اعظمِ پاکستان، علامہ مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ولادت:

حضرتِ مُحدِّثِ اعظمِ پاکستان، علامہ مولانا محمد سردار احمد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ کی ولادت دیال گڑھ ضلع گورداسپور میں ہوئی۔ پنجاب یونیورسٹی گزٹ امتحانات ۱۹۲۲ء، امتحان میٹرک ۱۹۲۲ء، ص ۴۴ کے مطابق آپ کی تاریخِ ولادت ۲۲ ستمبر ۱۹۰۳ء ہے ۔ آپ کے والدِ گرامی کا نام چوہدری میراں بخش اور تعلق سیہول جٹ قوم سے ہے۔ آپ کے والدِ گرامی کا پیشہ کاشت کاری تھا۔ آپ نو بہن بھائی تھے، جن میں سے دو لڑکیاں اور سات لڑکے تھے۔ آپ کے سوا باقی تمام بھائیوں کا پیشہ زمینداری تھا۔

حصولِ تعلیم:

حضرتِ مُحدِّثِ اعظمِ پاکستان، مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گیارہویں جماعت کے طالبِ علم تھے کہ ایک جلسہ میں آپ نے شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضرت حُجَّۃُ الِاسلَام، علامہ مولانا محمد حامد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کی۔ آپ حضرت حُجَّۃُ الِاسلَام کی علمی اور نورانی شخصیت سے اِتنا متاثر ہوئے کہ آپ کے دِل کی دُنیا بدل گئی، اور آپ نے حضرت حُجَّۃُ الِاسلَام کے ساتھ بریلی شریف حاضر ہو کر علم دِین حاصل کرنے کی خواہش کا اِظہار کر دیا۔ آپ کی خواہش کو شرفِ قبولیت ملا، اور حضرت حُجَّۃُ الِاسلَام آپ کو بریلی شریف اپنے ساتھ لے آئے۔ "منیۃ المصلّی" اور "قدوری" تک کتابیں حضرت حُجَّۃُ الِاسلَام نے خود پڑھائیں۔

بیعت:

حضرتِ مُحدّثِ اعظمِ پاکستان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ سلسلہ چشتیہ صابریہ میں حضرت خواجہ شاہ محمد سراج الحق کرنالوی گورداسپوری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ سے ۱۹۲۴ء میں دورانِ طالب علمی مرید ہوئے۔ جنہوں نے آپ کو اِجازت و خلافت سے نوازا۔

حضرتِ مُحدّثِ اعظمِ پاکستان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ کو شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضرت حُجَّۃُ الاِسلام، علامہ مولانا محمد حامد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ، حضرتِ مفتیِ اعظمِ ہند، علامہ مولانا محمد مُصطَفٰی رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ اور صدرُ الشریعہ، حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ سے بھی ماذون و مجاز سلاسل کی اجازت و خلافت حاصل تھی۔

تدریس:

تحصیلِ علم کے بعد آپ کو مدرسہ "منظرِ اسلام" میں مُدَرِّس دُوم مقرر کیا گیا۔ کیونکہ اس وقت خلیفۂ اعلیٰ حضرت، علامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ، صَدرُ المُدَرِّسین کے منصب پر فائز تھے۔ حضرت علامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ کے تشریف لے جانے کے بعد آپ کو صَدرُ المُدَرِّسین کے منصب پر فائز کیا گیا۔ مہارتِ تامہ کی وجہ سے آپ نے طلبہ کو درسِ نظامی کی منتہی کتابیں نہایت خوش اسلوبی اور کامیابی سے پڑھائیں۔ جس سے طلبہ اور علما میں آپ کا شہرہ پھیل گیا۔ ۱۹۳۷ء میں آپ دارالعلوم مظہرِ اسلام، بریلی شریف میں تشریف لے آئے۔

تلامذہ:

آپ کے کچھ مشہور تلامذہ کے نام یہ ہیں۔

۱۔ مولانا محمد شریف الحق امجدی

۲۔ مولانا محمد صابر نسیم بستوی
۳۔ مولانا مجیب الاسلام نسیم اعظمی
۴۔ مولانا غلام رسول رضوی، شیخ الحدیث، فیصل آباد
۵۔ مولانا سیّد محمد جلال الدین، بھکھی ضلع گجرات
۶۔ مولانا محمد عنایت اللہ، سانگلہ ہل
۷۔ مولانا پیر محمد فاضل ڈھانگری، آزاد کشمیر
۸۔ مولانا سیّد منصور حسین شاہ
۹۔ مولانا مفتی وقار الدین، کراچی
۱۰۔ مولانا مختار الحق صدیقی، ٹوبہ ٹیک سنگھ
۱۱۔ مولانا سیّد محمد یعقوب، کیراں والا سیّداں، ضلع گجرات
۱۲۔ مولانا مختار احمد دیال گڑھی، فیصل آباد
۱۳۔ مولانا محمد نواز، شیخ الحدیث، بھکھی
۱۴۔ مولانا غلام یحییٰ، ہزارہ
۱۵۔ مولانا سیّد محمد زبیر شاہ، چکوال

اَخلاف:

حضرتِ مُحَدِّثِ اعظمِ پاکستان کے چار بیٹے اور چھ بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں:
۱۔ محمد فضلِ رسول
۲۔ محمد فضلِ رحیم
۳۔ محمد فضلِ احمد
۴۔ محمد فضلِ کریم

آپ کی ایک صاحبزادی کا نکاح، آپ کے شاگرد، مولانا غلام رسول رضوی، شیخ الحدیث، فیصل آباد سے ہوا۔

حضرتِ مُحَدِّثِ اعظمِ پاکستان کی سیّدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت، امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے محبت و عقیدت:

حضرتِ مُحَدِّثِ اعظمِ پاکستان کو سیّدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت، امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡه سے براہِ راست اِستفادہ کا موقعہ نہ ملا۔ لیکن آپ کو اعلیٰ حضرت سے بہت محبت تھی۔ روزانہ آپ کے مزار مبارک پر حاضری آپ کا معمول تھا۔ بریلی شریف میں خاندانِ اعلیٰ حضرت میں حضرتِ مُحَدِّثِ اعظمِ پاکستان کی بہت قدر و منزلت تھی۔ آپ کو اس خاندان کا فرد سمجھا جاتا تھا۔

حضرتِ مُحَدِّثِ اعظمِ پاکستان کی پاکستان تشریف آوری:

تقسیمِ ہند کی وجہ سے حضرتِ مُحَدِّثِ اعظمِ پاکستان ''لاہور'' تشریف لائے۔ کچھ روز بعد حضرت مولانا سیّد محمد جلال الدین شاہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡه کی درخواست پر ان کے جامعہ (واقع بھکھی، ضلع منڈی بہاؤ الدین) میں بطور ''صَدۡرُ الۡمُدَرِّسِیۡن'' تشریف لے گئے۔ کچھ عرصہ وہاں تدریس کے بعد آپ دوبارہ ''بریلی شریف'' واپس تشریف لے گئے۔ جب حکومت کی جانب سے آنے جانے کے لیے سفری پرمٹ پاسپورٹ کی پابندی ضروری قرار دے دی گئی تو آپ دوبارہ پاکستان تشریف لے آئے۔ اور ''سارو کی ضلع گوجرانوالہ'' میں قیام فرمایا۔ بعد میں حضرتِ مفتیِ اعظمِ ہند، مولانا مُصطفٰی رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡه کی جانب سے اِشارہ پاکر ''لائل پور'' (موجودہ فیصل آباد) میں تشریف لے آئے، اور یہیں مستقل سکونت اختیار فرمالی۔ اور ''جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام'' میں تدریسی و تبلیغی خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ کے تلامذہ نے بھی اِسلام و سُنّیت کی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ حضرتِ مُحَدِّثِ اعظمِ پاکستان کے تلامذہ کی

تدریسی و تالیفی خدمات کے عنوان پر ایک مستقل کتاب لکھی جانی چاہیے۔

حضرتِ مُحدِّثِ اعظمِ پاکستان بہ حیثیت مناظر:

حضرتِ مُحدِّثِ اعظمِ پاکستان ایک کامیاب مناظر بھی تھے۔ آپ نے باطل فرقوں کے ساتھ متعدّد مناظرے کیے اور کامیاب و کامران رہے۔ آپ کا سب سے مشہور مناظرہ مولوی منظور نعمانی دیوبندی کے ساتھ ۱۹۳۵ء میں ''اکبری مسجد، بریلی شریف'' میں ہوا۔ جس میں مولوی منظور نعمانی کو شکستِ فاش ہوئی۔ اس مناظرہ کی رُوئیداد ''نصرتِ خداداد'' کے نام سے متعدّد بار شائع ہو چکی ہے۔

حجِ بیتُ اللہ کی سعادت:

حضرتِ مُحدِّثِ اعظمِ پاکستان نے ۱۹۴۵ء اور ۱۹۵۶ء میں دو بار حج کی سعادت حاصل کی۔

اِنتقال:

آپ بلند فشار خون (بلڈ پریشر) اور ذیابیطس (شوگر) کے مریض تھے۔ جس کی وجہ سے آپ کو بہت کمزوری ہوگئی۔ علاج کے لیے کراچی کے احباب کے اصرار پر وہاں تشریف لے گئے۔ علاج کے بعد طبیعت میں بہتری آئی کہ اچانک آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی۔ اور ۲۹ دسمبر ۱۹۶۲ء کو آپ کراچی میں وصال فرما گئے۔

حضرتِ مُحدِّثِ اعظمِ پاکستان کے ان حالاتِ زندگی کے لیے مولانا محمد جلال الدین قادری (کھاریاں) کی کتاب '' مُحدِّثِ اعظمِ پاکستان '' سے اِستفادہ کیا گیا ہے۔

حضرتِ مُحدِّثِ اعظمِ پاکستان کے تفصیلی حالات کے لیے درج ذیل کتب ملاحظہ فرمائیں:

(ا):۔ حضرتِ مُحدِّثِ اعظمِ پاکستان کے وصال پر ''ماہنامہ نوری کرن، بریلی شریف'' نے '' مُحدِّثِ اعظمِ پاکستان نمبر'' شائع کیا تھا جو کہ راقم کے پاس اصل موجود ہے۔ کچھ سال قبل

راقم کی تحریک پر یہ نمبر جدید کمپوزنگ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔جس کا نام ناشر نے ''تذکرہ مُحَدِّثِ اعظمِ پاکستان''(مطبوعہ اکبر بک سیلرز، زبیدہ سنٹر، اُردو بازار، لاہور) رکھا ہے۔

(۲):۔''مُحَدِّثِ اعظمِ پاکستان''۔۲جلدیں

مُؤلِّف: مولانا محمد جلال الدین قادری (کھاریاں)

(طبع اوّل: مطبوعہ مکتبہ قادریہ، لاہور۔اشاعت:۱۹۸۹ء۔۱۴۰۹ھ۔

ایضًا: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، داتا دربار روڈ، لاہور۔اشاعت:۲۰۰۵ء)

نوٹ: اس کتاب کی پہلی طباعت ''مُحَدِّثِ اعظمِ پاکستان''(مطبوعہ مکتبہ قادریہ، لاہور) اور دوسری طباعت جدید کمپوزنگ کے ساتھ ''تذکرۂ مُحَدِّثِ اعظمِ پاکستان''(مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور) کے نام سے ہوئی تھی۔

(۳):۔''حیاتِ مُحَدِّثِ اعظمِ''۔(مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری گیٹ، لاہور۔اشاعت:۲۰۰۴ء۔۱۴۲۵ھ)

مُؤلِّف: حافظ محمد عطاء الرحمٰن قادری رضوی۔

(۴):۔''سوانح مُحَدِّثِ اعظمِ''۔

(مطبوعہ مکتبہ غوثیہ سلطانیہ، ارشد مارکیٹ، جھنگ بازار، نزد جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام، فیصل آباد)

مُؤلِّف: محمد لیاقت علی صادق۔

حضرتِ مُحَدِّثِ اعظمِ پاکستان پر ایک بے بنیاد اعتراض کا مُسکِت جواب:

ایک خائن، سرقہ باز اور مُحَرِّف شخص (جس کی ان مذموم صفات کے ثبوت موجود ہیں) نے ''مناظرۂ بریلی'' کے تناظر میں حضرتِ مُحَدِّثِ اعظمِ پاکستان، مولانا سردار احمد رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے متعلق لکھا ہے:

''اگر اس مناظرے میں بریلوی شیخ الحدیث کو شکست، ذِلّت وہزیمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا، تو اسے بریلی چھوڑ کر فیصل آباد، پاکستان آنے کی ضرورت کیوں پیش آگئی تھی؟''۔(دِفاع

اَهْلِ السُّنَّة والْجَمَاعَة، جلد۱، صفحہ ۶۳۰، مطبوعہ مکتبہ ختم نبوۃ، پشاور۔ طبع اوّل)

دیوبندی معترض نے یہاں دجل کیا ہے۔اس کذّاب کی یہ دونوں باتیں دُرُست نہیں کہ:

۱۔ حضرتِ مُحَدِّثِ اَعظم پاکستان، مولانا سردار احمد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو مناظرۂ بریلی میں شکست ہوئی تھی۔

۲۔ اور اس شکست کی وجہ سے آپ ''بریلی شریف'' سے ''فیصل آباد'' آ گئے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرتِ مُحَدِّثِ اَعظم پاکستان، مولانا سردار احمد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے مناظرۂ بریلی میں مولوی محمد منظور نعمانی دیوبندی کو شکستِ فاش دی تھی ،جوکہ اس کی رُوئیداد بنام ''نُصرتِ خداداد'' میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے ۔ حضرتِ مُحَدِّثِ اَعظم پاکستان اس مناظرہ کے وقت اور اس کے دو سال بعد تک ''دارُالعلوم منظرِ اسلام، بریلی شریف'' میں مُدَرِّس رہے۔اس کے بعد ۱۹۳۷ء میں جب ''دارُالعلوم مظہرِ اسلام، بریلی شریف'' کا قیام عمل میں آیا، تو آپ اس مدرسہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے، اور ۱۹۴۷ء تک وہاں اسی منصب پر فائز رہے۔ مناظرۂ بریلی کے ۱۲ سال بعد تقسیمِ ہند کی وجہ سے حضرتِ مُحَدِّثِ اَعظم پاکستان ''لاہور'' تشریف لائے۔ کچھ روز بعد حضرت مولانا سیّد محمد جلال الدین شاہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی درخواست پران کے جامعہ (واقع بھکھی، ضلع منڈی بہاؤ الدین) میں بطور ''صَدْرُ الْمُدَرِّسِیْن'' تشریف لے گئے۔ کچھ ماہ وہاں تدریس کے بعد اہل و عیال کو ''بھکھی'' چھوڑ کر آپ دوبارہ بریلی شریف واپس تشریف لے گئے۔ جب حکومت کی جانب سے آنے جانے کے لیے سفری پرمٹ کی پابندی ضروری قرار دی گئ تو آپ دوبارہ پاکستان تشریف لے آئے۔ اور سارو کی ضلع گوجرانوالہ میں قیام فرمایا۔ بعد میں حضرتِ مفتیِ اَعظمِ ہند، مولانا مُصْطَفٰی رضاخان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی جانب سے اِشارہ پاکر لائل پور (موجودہ فیصل آباد) میں تشریف لے آئے، اور یہیں مستقل سکونت اختیار فرمالی۔ آپ کے ہندوستان سے پاکستان تشریف لانے کی تفصیل مولانا جلال الدین قادری کی کتاب ''تذکرہ مُحَدِّثِ اَعظم پاکستان ''، جلد۱،

صفحہ ۲۵۳ تا ۲۶۶ (مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، داتادربار روڈ، لاہور۔ اشاعت: اگست ۲۰۰۵ء۔
ایضًا: صفحہ ۲۷۱ تا ۲۷۵، مطبوعہ مکتبہ قادریہ، لاہور۔ اشاعت: ۱۴۰۹ھ۔ ۱۹۸۹ء) میں ملاحظہ کریں۔

مولوی سیاح الدین کاکاخیل دیوبندی نے بھی لکھا ہے کہ مُحدّثِ اعظم پاکستان، مولانا سردار احمد نقشبندی، قیامِ پاکستان کے بعد پاکستان تشریف لائے تھے۔ اقتباس ذیل میں ملاحظہ کریں:

"قیامِ پاکستان کے بعد مولوی سردار احمد صاحب بھی بریلی چھوڑ کر یہاں پاکستان آئے"۔

(مقدمہ، فتح بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ۲۱، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷-اُردو بازار، لاہور)

اس اقتباس نے دیوبندی کَذّاب معترض کا منہ کالا کر دیا ہے۔ اور یہ ثابت ہو گیا ہے کہ حضرتِ مُحدّثِ اعظم پاکستان کو ایسی صورتحال قطعًا پیش نہیں آئی تھی۔ آپ مناظرہ کے بعد بھی تقسیمِ ہندوستان تک بریلی شریف میں ہی مقیم رہے۔

دیوبندی معترض کے اس اعتراض سے یہ اُصول سامنے آگیا کہ مناظرہ کے بعد مناظر کا وہ شہر چھوڑ جانا اُس کی شکست کی دلیل ہے۔ دراصل ایسی صورتحال کا سامنا دیوبندی مذہب کے اکابر میں شامل مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کو "مناظرۂ بہاولپور" میں شکست کے بعد کرنا پڑا تھا۔ شاید اس شرمندگی کو چُھپانے اور اپنے تئیں حساب برابر کرنے کے لیے معترض کو حضرتِ مُحدّثِ اعظم پاکستان کے متعلق یہ جھوٹ لکھنا پڑا۔ مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی نے "مناظرۂ بہاولپور" کے بعد کے حالات بیان کرتے ہوئے بہاولپور سے مولوی خلیل انبیٹھوی کے فرار کے متعلق لکھا ہے:

"نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کو اِستعفادینے پر مجبور کیا گیا، آپ خود ہی بہاولپور سے بیزار تھے ...... لہٰذا آپ نے اِستعفادے دیا...... تھانہ دار کے نام حکم آیا کہ آپ کو گرفتار کر لیا جائے۔ مگر خود تھانہ دار ہی نے اس وقت جبکہ آپ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے، آپ کو اس کی اِطلاع دے دی۔ اِدھر آپ کے ایک دوست مولوی احمد کتب فروش احمد پوری نے اس خفیہ کاروائی سے مطلع ہو کر آپ کے پاس یہ آیتِ شریفہ لکھ کر بھیجی:

"اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِکَ لِیَقْتُلُوْکَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ لَکَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ"۔

((اَلْقَصَص:۲۰۔ ترجمہ کنزالایمان: "بیشک دربار والے آپ کے قتل کا مشورہ کررہے ہیں تو نکل جائیے میں آپ کا خیر خواہ ہوں"۔ از ناقل))

چنانچہ آپ شب میں روانہ ہوکر اسٹیشن پر آئے، اور آخر شب میں جو گاڑی روانہ ہوتی تھی، اس پر سوار ہوگئے۔ مولانا جمعیت علی صاحب وغیرہ اکثر احباب آپ کو اسٹیشن پر پہنچانے کے لیے ساتھ آئے، اور گو بعد میں حکام کو اِطلاع ہونے پر اُن سے باز پُرس ہوئی"۔

(تذکرۃ الخلیل، صفحہ ۱۵۴، ۱۵۵، مطبوعہ مکتَبَۃُ الشَّیخ، ۳/۴۴۵- بہادرآباد، کراچی۔ حیاتِ خلیل، صفحہ ۱۴۷، مکتبۂ اسلام، گوئن روڈ، لکھنو/کتب خانہ یحیوی، مظاہر علوم، سہارنپور)

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی نے مولوی خلیل انبیٹھوی کے بہاولپور سے فرار ہونے کے بارے میں مزید لکھا ہے:

"گیارہ سال پورے ہونے پر جولائی ۱۸۸۹ء مطابق ذِیْقَعْدَہ ۱۳۰۶ھ میں آپ نے بہاولپور چھوڑ دیا۔ اور حضرت امامِ ربّانی کی خدمت میں حاضر ہوگئے"۔

(تذکرۃ الخلیل، صفحہ ۱۲۵، مطبوعہ مکتَبَۃُ الشَّیخ، ۳/۴۴۵- بہادرآباد، کراچی)

مستند دیوبندی کتاب "تذکرۃ الخلیل" کے ان اقتباسات سے معلوم ہوا کہ "مناظرۂ بہاولپور" سے قبل گیارہ سال تک مولوی خلیل انبیٹھوی کا بہاولپور میں قیام رہا۔ لیکن شوّال ۱۳۰۶ھ میں ہونے والے تاریخی "مناظرۂ بہاولپور" کے کچھ دن بعد (یعنی جولائی ۱۸۸۹ء/ ذِیْقَعْدَہ ۱۳۰۶ھ میں) جب "ریاست بہاولپور" کی جانب سے اُن کی گرفتاری کا حکم جاری ہوا۔ تو مولوی خلیل انبیٹھوی دیوبندی کو راتوں رات چوری چُھپکے بہاولپور سے فرار ہونا پڑا۔ اس فرار میں مولوی خلیل انبیٹھوی کی مدد کرنے والے مولوی جمعیت علی سے بعد میں "ریاستِ بہاولپور" کے حکام نے باز پُرس بھی کی تھی۔ بتائیے یہ دیوبندیت کی ذِلّت آمیز تاریخی شکست نہیں تو اَور کیا ہے؟۔

تالیفات:

مولانا محمد جلال الدین قادری نے حضرتِ مُحَدِّثِ اَعظمِ پاکستان کی ۶۹قلمی نگارشات کے ناموں کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ آپ کے کتب خانہ میں ان کے علاوہ بھی کچھ مسوّدات موجود ہیں۔ مقامِ افسوس کہ حضرتِ مُحَدِّثِ اَعظمِ پاکستان کی صرف چند کتب مطبوعہ اور باقی اکثر غیر مطبوعہ ہیں۔ کاش کوئی خدا کا بندہ آپ کی غیر مطبوعہ کتب کی اِشاعت کی طرف بھی توجہ کرے۔ آپ کی مطبوعہ کتب کے نام یہ ہیں۔

ا:۔ "اِسلامی قانونِ وراثت"۔ (صفحات:۳۸)
مطبوعہ طور الیکٹرک پریس، لائل پور (فیصل آباد)
محمد اقبال۔ ایم ایل اے (سیالکوٹ) نے قانونِ وراثت کے متعلق ایک ترمیم پیش کی تو حضرتِ مُحَدِّثِ اَعظمِ پاکستان نے اس ترمیم میں موجود شرعی خرابیوں کی نشاندہی کے متعلق یہ رسالہ تحریر فرمایا۔

۲:۔ "سَیِّدُنَا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ"۔ (صفحات:۸۲)
مطبوعہ مکتبہ قادریہ، فیصل آباد۔
ایضًا: مطبوعہ جمعیت اشاعتِ اہلِ سُنَّت، نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی۔
تخریج شُدہ اِشاعت: رَبِیْعُ الْآخِر ۱۴۴۱ھ۔ جنوری ۲۰۲۰ء۔

۳:۔ "مودودی عقیدے"۔ (صفحات:۳۶)
مطبوعہ مکتبہ قادریہ، فیصل آباد۔

۴:۔ "تبصرۂ مذہبی"۔ (صفحات:۶۳)
مطبوعہ مکتبہ قادِریہ، فیصل آباد۔
یہ رسالہ خاکسار تحریک کے بانی عنایت اللہ مشرقی کے اِسلام مخالف افکار و خیالات کے رَدّ میں ہے۔

۵:۔ ''فتاویٰ مُحدِّثِ اعظمِ پاکستان''۔(صفحات:۱۷۶)

مُرتّب: قمر القادری، مطبوعہ مکتبہ قادریہ، فیصل آباد۔ اشاعت: اکتوبر ۲۰۰۱ء۔

۶:۔ ''موت کا پیغام، دیوبندی مولویوں کے نام''۔

مطبوعہ جماعت رضائے مُصطفیٰ، بریلی شریف۔ (اس کا تعارُف آگے آرہا ہے)

۷:۔ ''مرزا مرد ہے یا عورت''۔

مرزا قادیانی کے رَدّ پر یہ کتاب مفقود ہے۔

۸:۔ ''عقیدۂ اہلِ سُنّت دربارۂ افضلیت جبرئیل وصدیق''۔(اُردو)

اس کا ذکر مولانا محمد جلال الدین قادری نے ''مُحدِّثِ اعظمِ پاکستان''، جلد ا، صفحہ ۳۳۰ (مطبوعہ مکتبہ قادریہ، لاہور) میں کیا ہے کہ یہ مسوّدہ کی صورت میں موجود ہے۔

۹:۔ ''مُحدِّثِ اعظمِ پاکستان کے تین نادِر حاشیے اور رضوی تشریحات''۔

مطبوعہ سوادِ اعظم، جہانیاں منڈی، شیخوپورہ۔

یہ رسالہ ابوالحسنین، علامہ مولانا مفتی محمد فضلِ رسول رضوی صاحب نے تالیف کیا ہے۔ جس میں آپ نے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پیدائشی نبی ہونے، مسئلہ سماعِ موتیٰ اور علمِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وُسعت پر حضرتِ مُحدِّثِ اعظمِ پاکستان کے تین نادِر حواشی نقل کر کے ان کی شرح کی ہے۔

۱۰۔ ''ہفتہ وار الفقیہ، امرتسر'' بابت ۲۸ اپریل ۱۹۳۶۔ صفحہ ۱۳۔۱۴ میں آپ کا ایک فتویٰ بعنوان ''وہابیہ دیوبندیہ کی مکاری کے متعلق اِستفسار اور اُس کا جواب'' شائع ہوا۔

۱۱۔ ''مجلہ کلمۂ حق، لاہور، پاکستان'' شمارہ:۱۲، صفحہ ۱۴ تا ۱۸ میں راقم نے حضرتِ مُحدِّثِ اعظمِ پاکستان کا ایک قلمی فتویٰ پہلی بار شائع کیا تھا جو کہ شیرِ اہلِ سُنّت، حضرت مولانا محمد عنایت اللہ، سانگلہ ہل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اِستفسار کے جواب میں تحریر کیا گیا تھا۔

رسالہ "موت کا پیغام" کا تعارف:

اس رسالہ میں حضرتِ مُحَدِّثِ اَعظم پاکستان نے "حفظ الایمان" کی کفریہ عبارت کے متعلق دیوبندی اکابر علما کی تاویلاتِ فاسدہ کے آپسی ٹکراؤ کو بیان کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ مولوی اشرفعلی تھانوی کی مذکورہ عبارت ان کے وکلا کے مطابق بھی گستاخانہ ثابت ہوتی ہے۔ دیوبندی تاویلات کے خوفناک ٹکراؤ، اور اس کے نتائج کے متعلق مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی۔ مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی دیوبندی۔ مولوی عبد الشکور لکھنوی دیوبندی اور مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی کو لکھے گئے چار خطوط بھی اس میں شامل ہیں۔ رسالہ کے آخر میں "حفظ الایمان" کی عبارت پر سُنّی اور دیوبندی کا مکالمہ بھی شامل ہے۔

حضرتِ مُحَدِّثِ اَعظم پاکستان، علامہ مولانا سردار احمد رَحۡمَةُ اللّٰهِ عَلَيۡه رسالہ "موت کا پیغام، دیوبندی مولویوں کے نام" میں ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں:

"مولوی منظور سنبھلی دیوبندی صاحب نے بھی اِمسال "مناظرہ بریلی" میں آپ کی بات کو غلط ٹھہرایا"۔

(موت کا پیغام، صفحہ ۱۷، مطبوعہ سُنّی دارالاشاعت علویہ رضویہ، ڈچکوٹ روڈ، لائل پور (فیصل آباد))

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسالہ "موت کا پیغام" حضرتِ مُحَدِّثِ اَعظم پاکستان نے "مناظرہ بریلی" (۲۵ تا ۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء) کے بعد اُسی سال تالیف فرمایا تھا۔

حضرتِ مُحَدِّثِ اَعظم پاکستان اس رسالہ میں شامل دیوبندی اکابر کے نام لکھے گئے خطوط کے بارے میں فرماتے ہیں:

"پہلی بار یہ خطوط رجسٹری کے ذریعہ سے دیوبندی مولویوں کے نام روانہ کیے گئے، مگر آج تک دیوبندی مولوی جواب سے عاجز ہیں، بدحواس ہیں۔ "اخبار الفقیہ، امرتسر" میں بعض خطوط شائع ہوئے۔ اور پرچہ "اہلِ سُنَّت" سنبھل ضلع مرادآباد میں تو ماہ بہ ماہ ہر ایک خط شائع ہوا۔ مگر دیوبندیہ وہابیہ میں سے کسی کو جواب دینے کی جُرأت نہیں ہوئی۔ اور نہ قیامت تک اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ الۡعَزِيۡز کوئی دیوبندی وہابی اس کا جواب دے سکے"۔

(موت کا پیغام، صفحہ ۸۵، مطبوعہ سُنّی دارالاشاعت علویہ رضویہ، ڈچکوٹ روڈ، لائل پور۔ فیصل آباد)

یہاں حضرتِ مُحدّثِ اعظم پاکستان نے "اخبار الفقیہ، امرتسر" اور "پرچۂ اہلِ سُنّت، سنبھل ضلع مراد آباد" میں شائع ہونے والے جن خطوط کا ذِکر کیا ہے۔ اُن کی تلاش کی گئی تو "پرچۂ اہلِ سُنّت، سنبھل ضلع مراد آباد" تو میسر نہ ہوسکا۔ البتہ "ہفتہ وار الفقیہ امرتسر" دستیاب ہو گیا جس کے شمارہ بابت ۲۱ فروری ۱۹۳۶ء کے صفحہ ۲ اور ۳ پر "حفظ الایمان" کی گستاخانہ عبارت کے متعلق مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی اور مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی دیوبندی کے نام حضرتِ مُحدّثِ اعظم پاکستان کے لکھے گئے دو خطوط شائع ہوئے تھے۔ مولوی عطاء اللہ قاسمی دیوبندی نے "مناظرۂ سِلّاں والی" (۱۵ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ۔ ۷۲ فروری ۱۹۳۷ء) کی دیوبندی رُوئیداد میں اس رسالہ کے متعلق لکھا ہے:

"مولوی حشمت علی صاحب نے ایک نیا رسالہ نکالا، اور ایک عجیب اور قابلِ دید انداز اس کا گوشہ پکڑ کر لٹکاتے ہِلاتے رہے۔ اور جب مولانا نعمانی اپنی مندرجہ بالا تقریر ختم فرما چکے تو آپ نے کہا: "لیجیے آپ کے "معرکتہ القلم" کا جواب یہ موجود ہے"۔

(فتوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ۸۷۳، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور)

اگلے صفحے پر اس رسالے کے متعلق لکھا ہے:

"گورداسپوری صاحب کے اس رسالہ کا نام تھا "موت کا پیغام، دیوبندی مولویوں کے نام"

(فتوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ۸۷۴، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور)

مولانا محمد شہاب الدین رضوی نے "جماعت رضائے مُصطفیٰ" کی اِشاعتی خدمات میں حضرتِ مُحدّثِ اعظم پاکستان کے رسالہ "موت کا پیغام" کا نام "۱۹۶" نمبر پر درج کیا ہے۔

(تاریخ جماعت رضائے، صفحہ ۱۰۹، مطبوعہ فرید بک سٹال، ۳۸۔ اُردو بازار، لاہور)

تلاشِ بسیار کے باوجود اس کا یہ نسخہ دستیاب نہیں ہوسکا۔

ہندوستان سے اس کتاب کا ایک اور قدیم نسخہ باہتمام "انیس الْمُصطفیٰ خاں نوری، عربی

یونیورسٹی، اعظم گڑھ (یوپی)" شائع ہوا تھا۔ راقم کی معلومات کے مطابق رسالہ "موت کا پیغام" کی پاکستان میں اوّلین اشاعت "سُنّی دارالاشاعت علویہ رضویہ، ڈجکوٹ روڈ، لائل پور (موجودہ نام: فیصل آباد)" سے ہوئی تھی۔ اس اشاعت پر "طبع اوّل۔ ۱۹۶۸ء" لکھا ہے جو کہ اِس لحاظ سے تو دُرست ہے کہ اِس ادارے کی جانب سے وہ اس رسالہ کی پاکستان میں اوّلین طباعت ہے۔ لیکن بحیثیتِ مجموعی یہ اس کی اوّلین اشاعت نہیں تھی۔ اسی نسخے کو دیکھ کر مولانا جلال الدین قادری صاحب نے لکھا ہے کہ یہ رسالہ ۱۳۸۸ھ۔ ۱۹۶۸ء میں پہلی بار طبع ہوا۔

(مُحَدِّثِ اعظم پاکستان، جلد اوّل، صفحہ ۳۲۶، مطبوعہ مکتبہ قادریہ، لاہور، اشاعت: ۱۴۰۹ھ۔ ۱۹۸۹ء)

رسالہ "موت کا پیغام"، "سُنّی دارالاشاعت علویہ رضویہ" کے علاوہ "مکتبہ غوثیہ سُلطانیہ، اَرشد مارکیٹ، جھنگ بازار، فیصل آباد" اور "مکتبہ نوریہ رضویہ، گلبرگ اے، فیصل آباد" سے بھی شائع ہوچکا ہے۔ اس کے علاوہ "دیوبندیوں سے لاجواب سوالات" (مطبوعہ فیضانِ مدینہ پبلی کیشنز، جامع مسجد عمر روڈ، کاموکی"۔ اِشاعت: فروری ۲۰۰۳ء) کے صفحہ ۱۸۲ تا ۲۱۲ پر بھی شائع ہوچکا ہے۔ "مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد" کا مطبوعہ نسخہ "انیس المُصْطَفٰی خاں نوری، عربی یونیورسٹی، اعظم گڑھ (یوپی)" کے اہتمام سے شائع ہونے والے نسخے کا عکس ہے جو کہ صحتِ متن کے لحاظ سے اس کے راقم کو دستیاب ہونے والے تمام نسخوں میں بہترین ہے۔

مولوی عطاء اللہ قاسمی بہاری دیوبندی کی جانب سے اس دیوبندیت شکن رسالہ یعنی "موت کا پیغام، دیوبندی مولویوں کے نام" کا نامکمل اور ناکام جواب بنام "ترغیم حِزْب الشیطان بتَصْویب حفظ الایمان" مُلَقَّب بہ "جہنم کی بشارت" دینے کی کوشش کی گئی۔ یہ کتاب ناظم "الفرقان" کے اہتمام سے "بریلی الیکٹرک پریس، بریلی" سے شائع ہوئی۔ اور اس اِشاعت پر مُؤلّف کے نام کے ساتھ یہ القابات لکھے گئے۔

ضیغمِ سُنَّت، قامع بدعت، کاسر شیطانیت، قالِع رضاخانیت"۔

بعدازاں یہ کتاب مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کی کتاب "اَلشِّهَابُ الثَّاقِب" کے

ساتھ لاہور سے بھی شائع ہوئی تھی۔ جس میں دیوبندی مُؤلّف نے دَبے لفظوں میں عبارتِ "حفظ الایمان" کی تاویلات میں دیوبندی مولویوں کے اِختلاف کو تسلیم کرتے ہوئے لکھا ہے:

"عبارتِ "حفظ الایمان" کی توجیہ میں حضرت مولانا حسین احمد صاحب، حضرت مولانا محمد مرتضیٰ حسن صاحب اور حضرت مولانا محمد منظور صاحب کا یہ **اختلاف** اس مشترک مقصد کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا کہ "حفظ الایمان" کی عبارت میں اُس لعنتی مضمون کا شائبہ بھی نہیں"۔

(جہنم کی بشارت، صفحہ ۱۴، مطبوعہ بریلی الیکٹرک پریس، بریلی۔ طبع اوّل۔ ایضًا: مع اَلشِّھَابُ الثَّاقِب، صفحہ ۴۵۱، مطبوعہ ناشر دارُ الکتاب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اِشاعت: مئی ۲۰۰۴ء)

رسالہ "موت کا پیغام" کی اِس اِشاعت میں ہونے والے کام:

۱- جیسا کہ اُوپر بیان ہو چکا ہے کہ رسالہ "موت کا پیغام" کے راقم کے پاس متعدّد مطابع کے شائع کردہ نسخے ہیں۔ لیکن ہنوز اس کا "جماعت رضائے مُصطفیٰ، بریلی شریف" کا شائع کردہ اوّلین نسخہ نہ مل سکا۔ "جامعہ اشرفیہ مبارکپور، ہندوستان" کی لائبریری میں اس کے ایک قدیم نسخے کی موجودگی کا علم ہوا تو (اس اُمید پر کہ شاید یہ وہی نسخہ ہو جس کی تلاش ہے) جامعہ کے مُدَرِّس اور لائبریری کے انچارج، حضرت مولانا اختر حسین فیضی مصباحی مُدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی سے رابطہ کیا۔ اُنہوں نے اگلے ہی دِن یہ رسالہ تلاش کر کے اس کا سرِورق واٹس ایپ پر اِرسال فرما دیا۔ جسے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ "سُنّی دارالاشاعت علویہ رضویہ، لائل پور" کا مطبوعہ وہی نسخہ ہے جو میرے پاس پہلے سے موجود ہے۔ "سُنّی دارالاشاعت علویہ رضویہ" کے مطبوعہ نسخے کا جب "انیس الْمُصطفیٰ خاں نوری، عربی یونیورسٹی، اعظم گڑھ (یوپی)" کے اہتمام سے شائع ہونے والے نسخے (جسے پاکستان میں "مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد" نے عکسی شائع کیا تھا) سے تقابل کیا گیا، تو یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوا کہ اس نسخے میں کئی مقامات پر الفاظ اور عبارات نقل ہونے سے رَہ گئی ہیں۔ پاکستان میں اس کے "مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد" کے علاوہ باقی تمام مطابع سے شائع ہونے والے نسخے، "سُنّی دارالاشاعت علویہ رضویہ" کے مطبوعہ نسخے سے ہی شائع ہوئے ہیں، اس لیے

اُن میں بھی وہی اغلاط موجود ہیں)۔ ہندوستانی قدیم نسخے میں بھی چند مقامات پر اغلاط موجود ہیں(جن کی حواشی میں وضاحت کر دی ہے)لیکن صحتِ متن کے لحاظ سے (اس کے دستیاب نسخوں میں) یہ اشاعت سب سے بہتر ہے۔ متعدّد بار متن کی خواندگی کر کے مقدور بھر کوشش کی گئی ہے کہ اس اِشاعت میں اغلاطِ کتابت باقی نہ رہیں۔ پھر بھی اگر قارئین کو کسی غلطی کا علم ہو تو مطلع کر کے شکریہ کا موقع دیں۔ تصحیحِ متن کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ اگر متن میں کوئی ایسا ضروری لفظ شامل ہونے سے رَہ گیا ہے جس کی وجہ سے جملہ مکمل نہیں ہوتا، تو اُس کو دوہرے قوسین (( )) میں لکھ کر حاشیہ میں اس کی وضاحت کر دی ہے۔ یا اگر کسی مُحَوَّلَہ عبارت میں کوئی لفظ نقل ہونے سے رہ گیا ہے تو اُسے اصل کتاب سے دیکھ کر مکمل کیا ہے۔

۲-رسالہ میں مذکور تمام حوالہ جات کی تخریج کی گئی ہے۔ جن مُحَوَّلَہ کتب کے متعدّد مطابع کے نسخے راقم کے پاس موجود ہیں یا دسترس میں ہیں، اُن سے تخریج کر کے اسے دوہرے قوسین (( )) میں درج کیا گیا ہے تاکہ اصل متن میں دیے گئے حوالہ جات سے اِمتیاز رہے۔

متن کی تصحیح کے لیے فرزند و خلیفۂ ریاض الملّت، شاعرِ ہفت زبان، محترم جناب صاحبزادہ پیر ابو الحسن واحد رضوی صاحب (اٹک، پنجاب، پاکستان) نے رہنمائی کی۔ برادرِ گرامی، محترم انجینئر محمد عرفان احمد (مالیگاؤں، ہندوستان) نے کتاب کو کمپوز کروایا۔ راقم ان دونوں حضرات کا تہِ دل سے شکر گزار ہے۔

جو قارئین اِس کتاب سے فائدہ اُٹھائیں، وہ حضرتِ مؤلّف کے ساتھ راقم کو بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ کریم مجھے اور میرے گھر والوں کو مسلکِ حق اہلِ سُنّت و جماعت (جسے مسلکِ اعلیٰ حضرت بھی کہا جاتا ہے) پر قائم رکھے، اور اسی پر موت دے۔

آمین بجَاہِ النبیِّ الکَرِیم عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہ الصَّلَاۃ وَالتَّسلِیْم۔

میثم عباس قادِری رضوی

۲۷/ صَفَرُ الْمُظَفّر ۱۴۴۶ھ /۳۱/ اگست ۲۰۲۴ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ:

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ أَجۡمَعِیۡن،

أَمَّا بَعۡد:

یہ فقیر سراپا تقصیر غَفَرَلَہُ الۡمَوۡلَی الۡقَدِیۡر حضراتِ ناظرین کی خدمت میں مؤدّبانہ گذارش کرتا ہے کہ اِس مختصر رسالہ کو ملاحظہ فرمانے سے پہلے بُغض وعداوت، حَسَد وتعصُّب کو دُور کرلیں، اور نہایت اِخلاص وصدق کے ساتھ اس مختصر رسالہ کو ملاحظہ فرمائیں۔ فقیر سے جو غلطی اس رسالہ میں صادِر ہوئی ہو، اُس کی تصحیح فرمائیں، اور فقیر کو فقیر کی غلطی پر ضرور مطلع فرمائیں۔

جو شخص اُردو زبان سے اَدنیٰ واقفیت رکھتا ہے اگر وہ فقیر کے اس رسالہ کو اِخلاص کے ساتھ مطالعہ کرے گا تو اِنۡ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی یقیناً اِس نتیجہ پر پہنچے گا کہ مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی نے عبارتِ ''حفظ الایمان'' میں بلاشُبہہ حضورِ اَقدس، سرورِ دوعَالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کی شانِ اَقدس میں صریح توہین اور کھلی گستاخی کی ہے۔ وَالۡعَیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی مِنۡ ذٰلِكَ۔

مولیٰ عَزَّوَجَلَّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی گمراہوں، بدمذہبوں، لامذہبوں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے، اور رَہِ راست دِکھائے۔ اور اہلِ سُنَّت وجماعت کو صراطِ مستقیم پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِیۡن یَارَبَّ الۡعَالَمِیۡن بِجَاہِ سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحۡبِہٖ أَجۡمَعِیۡن أَبَدَ الۡآبِدِیۡن.

مولوی اشرفعلی تھانوی کی "حفظ الایمان" کی ناپاک عبارت:

"پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا، اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ اَمر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب۔ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علمِ غیب تو زید وعمرو، بلکہ ہر صبی و مجنون، بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے"۔

((حِفْظُ الْاِیْمَان مَع بَسْطُ الْبَنَان، صفحہ ۸، مطبوعہ مطبع علیمی، دہلی۔ ایضًا: صفحہ ۱۳، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ ایضًا: صفحہ ۱۳، مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان))

اس ناپاک عبارت میں حضور پُر نور، شَافِعِ یَوْمُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علم شریف کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں کے علم سے تشبیہ دی گئی ہے، اور اس میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اَقدس میں صریح توہین اور کھلی گستاخی ہے۔ عرب وعجم[1]، ہندوسندھ[2] کے علماے اہلِ سُنّت وجماعت و مشائخِ عظام و فضلائے کرام نے اس ناپاک عبارت کو صریح کفر بتایا۔ اور اس ناپاک عبارت کے لکھنے والے پر کفر کا فتویٰ دیا۔ مگر دیوبندی مولویوں نے اس ناپاک عبارت پر پردہ ڈالنا چاہا۔ اسے "صاف" و "بے غبار" بتایا۔ لہٰذا فقیر نے اِرادہ کیا کہ ان کی دَہن دوزی کے لیے خود اُن کے اِقرار سے ثابت کر دِکھائے کہ یقیناً اِس ناپاک عبارت میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اَقدس میں توہین اور کھلی گستاخی ہے۔ اب فقیر علما و عمائدِ دیوبند و مدعیانِ وکالت مولوی اشرفعلی تھانوی کے اِقرار سے ثابت کرتا ہے کہ بلاشُبہہ مولوی اشرفعلی تھانوی نے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ

[1]:۔ ملاحظہ کریں کتاب "حُسَامُ الْحَرَمَیْن شریف"۔ (میثم قادری)

[2]:۔ ملاحظہ کریں کتاب "اَلصَّوَارِمُ الْھِنْدِیَّۃ"۔ (میثم قادری)

اَقدس میں توہین کی ہے۔ نہایت خلوص واِخلاص کے ساتھ بہ نیتِ احقاقِ حق غور سے ملاحظہ فرمائیے۔

وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ۔ اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

عبارتِ "حفظ الایمان" کی صفائی میں دیوبندی مولویوں کی خانہ جنگی کی پہلی تشکیل

عبارتِ "حفظ الایمان" کی صفائی کا پہلا رُخ، صدرِ دیوبند کے قلم سے:

مولوی حسین احمد صاحب، صدرِ دیوبند نے اپنی کتاب "اَلشِّھَابُ الثَّاقِب" کے ص ۱۱۱ پر عبارتِ "حفظ الایمان" کی توضیح میں لکھا ہے:

"حضرت مولانا (اشرفعلی تھانوی) عبارت میں لفظ "ایسا" فرمارہے ہیں، لفظ "اتنا" تو نہیں فرمارہے ہیں۔ اگر لفظ "اتنا" ہوتا، تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ مَعَاذَ اللہ حضور عَلَیْہِ السَّلَام کے علم کو اَور چیزوں (بچوں، پاگلوں، چارپایوں) کے علم کی برابر کردیا"۔

((اَلشِّھَابُ الثَّاقِب، فَصْل ثَامِن، صفحہ ۱۰۲، مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور۔ ایضًا: صفحہ ۲۸۱، ناشر دارُ الکتاب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اِشاعت: مئی ۲۰۰۴ء۔ ایضًا: صفحہ ۲۴۹، مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلِ سُنَّت، بلال پارک، بیگم پورہ، لاہور۔ کمپیوٹر اِشاعت: جون ۲۰۰۹ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۰۲، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی))

اس کا خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ اگر مولوی اشرفعلی صاحب "حفظ الایمان" کی عبارتِ مذکورہ میں لفظ "ایسا" کے بجائے لفظ "اِتنا" لکھتے، تو اُس وقت یہ احتمال ضروری ہوتا کہ مولوی اشرفعلی صاحب نے تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے علم شریف کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں کے علم کے برابر کردیا۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ۔ مگر جبکہ لفظ "ایسا" لکھا ہے، لفظ

"اِتنا" نہیں لکھا، تو اس وقت حضور عَلَیْہِ السَّلَام کے علم کے ساتھ بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں کے علم کی برابری کا احتمال ضروری نہیں۔

صدرِ دیوبند کی پیش کردہ صفائی غلط ہے۔ناظم شعبۂ تبلیغ دیوبند، مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی کے قلم سے:

مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی دیوبندی "حفظ الایمان" کی عبارتِ مذکورہ کی شرح میں اپنے رسالہ "تَوْضِیْحُ الْبَیَان" کے ص۷ا پر لکھتے ہیں:

"عبارتِ متنازعہ فیھا (یعنی عبارتِ "حفظ الایمان") میں لفظ "ایسا" بمعنی "اس قدر" و "اتنا" ہے"۔

((تَوْضِیْحُ الْبَیَانِ فِی حِفْظِ الْاِیْمَانِ، مشمولہ رسائلِ چاند پوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۳۹، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۲۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ۱۹۷۸ء۔ایضًا: صفحہ ۱۲۷، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۲۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔کمپیوٹر اشاعت))

اور اسی رسالہ کے ص۸ پر ہے:

"واضح ہو کہ "ایسا" کا لفظ فقط "مانند" اور "مثل" ہی کے معنی میں مستعمل نہیں ہوتا، بلکہ اُس کے معنی "اس قدر" اور "اتنے" کے بھی آتے ہیں، جو اس جگہ (یعنی عبارتِ "حفظ الایمان" میں) مُتَعَیَّن ہیں"۔

((تَوْضِیْحُ الْبَیَانِ فِی حِفْظِ الْاِیْمَانِ، مشمولہ رسائلِ چاند پوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۲۸، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۲۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ۱۹۷۸ء۔ایضًا: صفحہ ۱۱۸، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۲۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔کمپیوٹر اشاعت))

ان دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ "حفظ الایمان" کی عبارت میں "ایسا" کے معنے ہی "اتنا" اور "اس قدر" کے ہیں۔

صدرِ دیوبند کی پیش کردہ صفائی غلط ہے، غلط ہے۔ مولوی منظور صاحب سنبھلی دیوبندی کے قلم سے:

مولوی منظور صاحب سنبھلی دیوبندی نے "مناظرۂ بریلی" میں بیان کیا کہ:

"حفظ الایمان، کی اس عبارت میں بھی "ایسا" تشبیہ کے لیے نہیں ہے۔ بلکہ وہ یہاں بدون تشبیہ کے "اتنا" کے معنی میں ہے[1]"۔

((فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ۶۷، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷۔ اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ۶۰۶، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور))

اور ایک دفعہ یہ بیان کیا کہ:

"حفظ الایمان، کی عبارت میں بھی جیسے کہ میں بدلائلِ قاہرہ ثابت کر چکا ہوں وہ (یعنی لفظ "ایسا") بغیر تشبیہ کے "اتنا" کے معنی میں ہے"۔

((فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ۷۷، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷۔ اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ۶۱۳، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور))

پہلی عبارت "مناظرۂ بریلی" کی رُوئداد مُرَتَّبۂ وہابیہ دیوبندیہ مُسَمَّاۃ "فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ" کے ص ۳۴ پر ہے۔ اور دوسری عبارت اسی رُوئداد کے ص ۴۰ پر ہے۔

اور اسی رُوئداد کے ص ۴۸ پر ہے:

"ایسا، تشبیہ کے علاوہ دوسرے معنوں میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ اور "حفظ الایمان" کی

---

[1]:۔ مولوی منظور نعمانی دیوبندی نے اسی مناظرہ میں ایک اور جگہ کہا:

"سمجھ لیجیے کہ "حفظ الایمان" میں "ایسا"، "اِتنا" کے معنٰے میں ہے"۔

(فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ۹۰، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷۔ اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ۶۲۲، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور)۔ (میثم قادری)

عبارت میں وہ بلا تشبیہ کے ''اتنا'' کے معنی میں مستعمل ہے''۔

((فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ۸۹، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷۔ اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ۶۲۱، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور))

مولوی منظور صاحب دیوبندی کی ان تینوں عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ ''حفظ الایمان'' کی عبارت میں لفظ ''ایسا'' کے معنی تشبیہ کے نہیں، بلکہ لفظ ''ایسا'' کے معنی ''اتنا'' کے ہیں۔

نتیجہ۔ دوستی کے پردہ میں دُشمنی:

حضراتِ ناظرین! لِلّٰہِ اِنصاف! غور سے ملاحظہ فرمائیے کہ صدرِ دیوبند نے جو وجہ عبارتِ ''حفظ الایمان'' کی صفائی میں بیان کی، مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی دیوبندی اور مولوی منظور صاحب سنبھلی دیوبندی نے کیسے اُس وجہ کو صاف اُڑا دیا۔

صدرِ دیوبند کا یہ بیان ہے کہ:

اگر عبارتِ ''حفظ الایمان'' میں لفظ ''ایسا'' کی بجائے لفظ ''اتنا'' ہو، تو اُس وقت عبارتِ ''حفظ الایمان'' سے یہ احتمال ضروری پیدا ہوتا ہے کہ مولوی اشرفعلی صاحب نے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے علم کو اَور چیزوں یعنی بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں کے علم کے برابر کر دیا۔ وَالْعَیَاذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِكَ۔

اور مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی اور مولوی منظور صاحب دیوبندی دونوں کا مل کر یہ بیان ہے کہ عبارتِ ''حفظ الایمان'' میں لفظ ''ایسا'' کے معنی ہی ''اتنا'' اور ''اس قدر'' کے ہیں۔ اب صدرِ دیوبند اور ان دونوں دیوبندی مولویوں کے بیانات سے صاف یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ مولوی اشرفعلی صاحب نے عبارتِ ''حفظ الایمان'' میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے علم شریف کو اِشَارَۃً بچوں، پاگلوں، جانوروں و چارپایوں کے علم کے برابر بتایا ہے۔ وَالْعَیَاذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِكَ۔

اس نتیجہ پر فتویٰ خود مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی کے قلم سے:

"بَسْطُ الْبَنَان" مُصَنَّفَۂ مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی کے ص ۲ پر ہے:

"جو شخص ایسا اعتقاد رکھے، یا بِلا اعتقاد صَرَاحَۃً یا اِشَارَۃً یہ بات کہے، میں اس شخص کو خارج از اِسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوصِ قطعیہ کی۔ اور تنقیص کرتا ہے حضور سرورِ عالَم، فخرِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی"۔

((بَسْطُ الْبَنَان، مع حفظ الایمان و تَغْیِیْرُ الْعُنْوَان، صفحہ ۱۹، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ ایضًا: صفحہ ۱۹، مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ، بیرونِ بوہڑ گیٹ، ملتان۔ ایضًا: صفحہ ۱۰۶، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔ بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ایضًا: صفحہ ۲۲، مطبوعہ دار الکتاب، دیوبند))

حضراتِ ناظرین! دیوبندی مولویوں کے بیانات اور خود مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی کے فتویٰ سے ثابت ہو گیا کہ عبارتِ "حفظ الایمان" کا مُصَنِّف یعنی مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی اِسلام سے خارج ہے۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

اسے کہتے ہیں دوستی کے پردے میں دُشمنی۔ صدرِ دیوبند، عبارتِ "حفظ الایمان" میں "اِتنا" کا رَدّ کر رہے ہیں۔ اور دوسرے دونوں دیوبندی اسی عبارتِ "حفظ الایمان" میں "ایسا" کو "اتنا" کے معنیٰ میں لے رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ دونوں فریق میں سے ایک سچا، اور دوسرا قطعًا جھوٹا ہے۔

سوال نمبر ا:

کیا فرماتے ہیں علمائے دیوبند اس مسئلہ میں کہ صدرِ دیوبند اور اُس کے مقابل دونوں دیوبندیوں میں سے بیانِ بالا میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟۔

صدرِ دیوبند اور دیوبندی مولویوں کی یہی مخالفت دوسرے پیرایہ میں۔صدرِ دیوبند کا بیان:

"حضرت مولانا (اشرفعلی) عبارت میں لفظ "ایسا" فرمارہے ہیں، لفظ "اتنا" تو نہیں فرمارہے ہیں۔اگر لفظ "اتنا" ہوتا، تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ مَعَاذَ اللّٰہ حضور عَلَیْہِ السَّلَام کے علم کو اَور چیزوں (بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں) کے علم کی برابر کردیا"۔ "اَلشِّهَابُ الثَّاقِب"، ص۱۱۱۔

((اَلشِّهَابُ الثَّاقِب، فَصْل ثَامِن، صفحہ ۱۰۲، مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور۔ ایضًا: صفحہ ۲۸۱، ناشر دارُالکتاب، غزنی سٹریٹ، اُردوبازار، لاہور۔ اِشاعت: مئی ۲۰۰۴ء۔ ایضًا: صفحہ ۲۴۹، مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلِ سُنَّت، بلال پارک، بیگم پورہ، لاہور۔ کمپیوٹر اِشاعت: جون ۲۰۰۹ء ۔ ایضًا: صفحہ ۱۰۲، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی))

نتیجہ:

عبارتِ "حفظ الایمان" میں اگر لفظ "ایسا" کی جگہ لفظ "اتنا" ہو، تو یہ عبارت صاف و بے غبار نہیں، بلکہ اس عبارت میں حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی توہین کا شائبہ اور احتمال ضروری ہے۔

مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی دیوبندی کا بیان:

"عبارتِ متنازعہ فیہا (یعنی عبارتِ "حفظ الایمان") میں لفظ "ایسا" بمعنی "اس قدر" و "اتنا" ہے"۔ "تَوْضِیْحُ الْبَیَان"، ص۱۷۔

((تَوْضِیْحُ الْبَیَانِ فِی حِفْظِ الْاِیْمَانِ، مشمولہ رسائلِ چاندپوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۳۹، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ۱۹۷۸ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۲۷، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ کمپیوٹر اشاعت))

”حفظ الایمان، کی عبارت بیشک آئینہ کی طرح صاف و بے غبار ہے“۔

”تَوْضِیْحُ الْبیَان“، ص ۴۔

((تَوْضِیْحُ الْبیَانِ فِی حِفْظِ الْاِیْمَانِ، مشمولہ: رسائلِ چاند پوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۲۳، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ۱۹۷۸ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۱۴، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ کمپیوٹر اشاعت))

نتیجہ:

عبارتِ ”حفظ الایمان“ میں لفظ ”ایسا“ کے معنی ”اتنا“ اور ”اس قدر“ مراد لینے پر بھی یہ عبارت صاف و بے غبار رہتی ہے۔

مولوی منظور صاحب دیوبندی کا بیان:

”حفظ الایمان، کی اس عبارت میں بھی ”ایسا“ تشبیہ کے لیے نہیں ہے[1]، بلکہ وہ یہاں بدون تشبیہ کے ”اتنا“ کے معنی میں ہے“۔

”رُوئدادِ مناظرہ بَریلی“ مرتّبۂ وہابیہ دیوبندیہ، ص ۳۴۔

((فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ۶۷، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷۔اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ۶۰۶، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور))

”بہر حال ”حفظ الایمان“ میں جو عبارت ہے اُس کے متعلق میرا دعویٰ ہے کہ اُس میں توہین کا شائبہ بھی نہیں“۔ رُوئدادِ مذکورہ، ص ۶۳۔

---

[1]:۔ ”موت کا پیغام“ کے قدیم و جدید تمام دستیاب نسخوں میں اس مُحوّلہ عبارت میں لفظ ”ہے“ درج نہیں ہے۔ البتہ ”فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ“ (مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷۔اُردو بازار، لاہور۔ و۔ مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور) میں یہ لفظ موجود ہے۔ اس لیے راقم نے اسے شامل کر دیا ہے۔ (میثم قادِری)

((فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ۱۱۱، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷۔ اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ۶۳۷، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور))

نتیجہ:

عبارتِ ''حفظ الایمان'' میں ''ایسا'' کے معنی ''اتنا'' ہونے کی صورت میں بھی حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توہین کا احتمال اور شائبہ نہیں۔

حضراتِ ناظرین! غور سے ملاحظہ فرمائیں کہ صدرِ دیوبند، عبارتِ ''حفظ الایمان'' میں ''ایسا'' کے بجائے ''اِتنا'' ہونے کی صورت میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توہین کا احتمال ضروری بتا رہے ہیں۔ اور باقی دونوں دیوبندی مولوی، عبارتِ ''حفظ الایمان'' میں ''ایسا'' کو ''اتنا'' کے معنی میں لیتے ہیں۔ اور پھر بھی عبارتِ ''حفظ الایمان'' کو صاف و بے غبار اور توہین کے احتمال سے خالی بتا رہے ہیں۔ ان دونوں فریقوں میں سے ایک فریق سچا، اور دوسرا فریق جھوٹا ضرور ہے۔

سوال نمبر ۲:۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دیوبند اس مسئلہ میں کہ اُوپر کے بیانات میں صدرِ دیوبند اور اُس کے مقابل دوسرے فریقِ دیوبند میں سے کون حق پر ہے اور کون باطل پر؟۔

صدرِ دیوبند کو اپنی بدقسمتی پر رونے کی دھمکی اور صدرِ دیوبند کی عقل کی سُبکی، مولوی مرتضٰی حسن صاحب دربھنگی دیوبندی کے قلم سے:

''جس کی عقلِ سلیم میں اب بھی مطلب نہ آئے، اور پھر بھی یہی کہے کہ نہیں اس عبارت میں سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو صریح گالی ہے یا کم سے کم یہ عبارت تنقیصِ شانِ والا کو مُوھِم ہے، تو چاہیے کہ وہ اپنی خوش قسمتی پر روئے۔ کلام کا قصور نہیں، اُس کی عقل کی خوبی ہے''۔ ''تَوْضِیْحُ الْبَیَان''، ص ۱۴۔

((تَوۡضِیۡحُ الۡبَیَانِ فِی حِفۡظِ الۡاِیۡمَانِ، مشمولہ: رسائلِ چاندپوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۳۵، ناشر انجمن اِرۡشَادُ الۡمُسۡلِمِیۡن، ٦۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ۱۹۷۸ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۲۳، ناشر انجمن اِرۡشَادُ الۡمُسۡلِمِیۡن، ٦۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ کمپیوٹر اشاعت))

یعنی عبارتِ "حفظ الایمان" میں "ایسا" کو "اتنا" کے معنی میں لے کر بھی جو شخص یہ کہے کہ اس عبارت میں حضور عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان میں صریح گالی ہے یا اس عبارت سے حضور عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اقدس میں تنقیص و توہین کا احتمال و وہم ہوتا ہے، تو وہ شخص اپنی بدقسمتی پر رَوئے۔ عبارتِ "حفظ الایمان" کا قصور نہیں، بلکہ اُس شخص کی عقل و سمجھ کا قصور ہے۔

فقیر نے اُوپر وضاحت سے ثابت کردیا ہے کہ صدرِ دیوبند کے نزدیک عبارتِ "حفظ الایمان" میں "ایسا" کے بجائے "اتنا" ہونے سے حضور عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توہین و تنقیص کا احتمال ضروری ہوتا ہے تو مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی دیوبندی کے اِشتہار کے بموجب چاہیے کہ بے چارہ "صدرِ دیوبند" اپنی خوش (بدقسمتی پر رَوئے، کلام (عبارتِ "حفظ الایمان") کا قصور نہیں، اُس (صدرِ دیوبند) کی عقل کی خوبی (کمی اور سُبکی) ہے۔

عبارتِ "حفظ الایمان" کی صفائی میں دیوبندی مولویوں کی خانہ جنگی کی دوسری تشکیل

عبارتِ "حفظ الایمان" کی صفائی کا دوسرا رُخ، مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی دیوبندی کے قلم سے:

"اور اگر وجہ تکفیر کی تشبیہِ علمِ نبوی، بعلمِ زید وعمرو وبکر ہے، تو یہ اس پر موقوف ہے کہ لفظ "ایسا" تشبیہ کے لیے ہو، حالانکہ یہ یہاں غلط ہے۔ اور علاوہ غلط ہونے کے محتاج ہے حذفِ

کلام، بلکہ مسخِ کلام کا"۔ "تَوْضِیْحُ الْبَیَان"، ص ۱۳۔

((تَوْضِیْحُ الْبَیَانِ فِی حِفْظِ الْاِیْمَانِ، مشمولہ: رسائلِ چاند پوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۳۴، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۲۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ۱۹۷۸ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۲۳، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۲۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ کمپیوٹر اشاعت))

"عبارتِ متنازعہ فیہا(یعنی عبارتِ "حفظ الایمان") میں لفظ "ایسا" بمعنی "اس قدر" و "اِتنا" ہے، پھر تشبیہ کیسی"۔ "تَوْضِیْحُ الْبَیَان"، ص ۱۷۔

((تَوْضِیْحُ الْبَیَانِ فِی حِفْظِ الْاِیْمَانِ، مشمولہ رسائلِ چاند پوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۳۹، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۲۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ۱۹۷۸ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۲۷، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۲۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ کمپیوٹر اشاعت))

اسی صفحہ پر ہے:

"نہ اس میں (یعنی عبارتِ "حفظ الایمان" میں) تشبیہ ہے، نہ توہین"۔

((تَوْضِیْحُ الْبَیَانِ فِی حِفْظِ الْاِیْمَانِ، مشمولہ: رسائلِ چاند پوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۳۹، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۲۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ۱۹۷۸ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۲۷، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۲۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ کمپیوٹر اشاعت))

اسی رسالہ کے ص ۸ پر ہے:

"واضح ہو کہ "ایسا" کا لفظ فقط "مانند" اور "مثل" ہی کے معنے میں مستعمل نہیں ہوتا، بلکہ اُس کے معنی "اس قدر" اور "اتنے" کے بھی آتے ہیں، جو اِس جگہ مُتعَیّن ہیں"۔

((تَوْضِیْحُ الْبَیَانِ فِی حِفْظِ الْاِیْمَانِ، مشمولہ رسائلِ چاند پوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۲۸، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۲۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ۱۹۷۸ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۱۸، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۲۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ کمپیوٹر اشاعت))

ان عبارات کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ عبارتِ "حفظ الایمان" میں "ایسا" تشبیہ کے

لیے لینا غلط ہے۔ تشبیہ کی صورت میں کلام کا محذوف ماننا ضروری ہے، بلکہ تشبیہ کی صورت میں عبارتِ "حفظ الایمان" سرے سے باطل ہے۔ ہاں اگر عبارتِ "حفظ الایمان" میں "ایسا" تشبیہ کے لیے ہو، تو بیشک عبارتِ "حفظ الایمان" میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اقدس میں توہین ہے۔ اور اس صورت میں مولوی اشرفعلی صاحب کو کافر کہنا صحیح ہے، مگر عبارتِ "حفظ الایمان" میں تشبیہ نہیں، لہٰذا توہین نہیں۔

عبارتِ "حفظ الایمان" کی مذکورہ صفائی پر روشنائی، مولوی منظور صاحب دیوبندی کے قلم سے:

"ایسا، تشبیہ کے علاوہ دوسرے معنوں میں بھی مستعمل ہوتا ہے، اور "حفظ الایمان" کی عبارت میں وہ بلا تشبیہ کے "اتنا" کے معنی میں مستعمل ہے"۔

"رُوئداد مناظرہ بریلی"، مُرتَّبۂ وہابیہ دیوبندیہ، ص ۴۸۔

((فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ۸۹، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷۔ اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ۶۲۱، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور))

"حفظ الایمان، کی اس عبارت میں بھی "ایسا" تشبیہ کے لیے نہیں ہے"۔

رُوئدادِ مذکورہ، ص ۳۴۔

((فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ۶۷، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷۔ اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ۶۰۶، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور))

"اگر بالفرض اِس عبارت کا وہ مطلب ہو جو مولوی سردار احمد صاحب بیان کررہے ہیں، جب تو ہمارے نزدیک بھی وہ موجبِ کفر ہے"۔ ص ۳۵، رُوئدادِ وہابیہ۔

((فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ۶۹، ۷۰، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷۔ اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ۶۰۷، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور))

اس فقیر ناچیز نے "مناظرۂ بریلی" میں بیان کیا تھا کہ عبارتِ "حفظ الایمان" میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے علم شریف کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں کے علم سے تشبیہ دی ہے، لہٰذا اِس عبارت میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان میں توہین اور گندی گالی ہے۔ مناظرۂ بریلی کی رُوئداد مُرَتّبۂ وہابیہ دیوبندیہ کے ص ۳۰ پر بھی فقیر کی تقریر میں یہ مضمون درج ہے[1]۔

مولوی منظور صاحب دیوبندی کی عبارت کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ عبارتِ "حفظ الایمان" میں "ایسا" کے معنی "اتنا" ہیں۔ لہٰذا عبارتِ "حفظ الایمان" میں تشبیہ نہیں ہے۔ہاں اگر عبارتِ "حفظ الایمان" میں تشبیہ ہو، تو اِس عبارت میں ضرور توہین ہے، اور کفر ہے۔
حضراتِ ناظرین! غور سے ملاحظہ فرمائیے۔ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی دیوبندی

---

[1]:۔ مناظرۂ بریلی کی دیوبندی رُوئداد میں "حفظ الایمان" کی عبارت پر حضرتِ مُحَدِّثِ اعظمِ پاکستان کا وہ تبصرہ، جس کی جانب آپ نے یہاں اِشارہ فرمایا ہے، ان الفاظ میں نقل کیا گیا ہے:
"اس عبارت کا کھلا ہوا مطلب یہ ہے کہ جیسا علمِ غیب حضورؐ اقدس کو ہے، ایسا ہر بچہ کو، ہر پاگل کو اور ہر چوپائے کو حاصل ہے۔ اس سے بڑھ کر حضورؐ کی اور کیا توہین ہو سکتی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ اس عبارت میں "جیسا" کا لفظ نہیں ہے۔ میں مانتا ہوں کہ ہاں نہیں ہے، مگر "ایسا" کا لفظ تو ہے، وہ بھی تشبیہ ہی کے لیے آتا ہے۔ دیکھیے اگر میں کہوں کہ:
"مولوی منظور صاحب کا علم گدھے ایسا ہے، کتے ایسا ہے"
توکیا تشبیہ نہ ہوگی؟ ضرور ہوگی اور آپ لازمی طور پر اس سے ناراض ہوں گے۔ حالانکہ اس میں "جیسا" کا لفظ نہیں ہے، بلکہ صرف "ایسا" ہے۔ پس "حفظ الایمان" کی عبارت میں چونکہ "ایسا" موجود ہے، اِس لیے اُس میں ضرور حضور کے علم کو جانوروں اور پاگلوں کے علم سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور آپ کے علم شریف کو ان کے برابر بتلایا گیا ہے"۔
(فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ۶۱، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷۔ اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ۶۰۲، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور)۔ (میثم قادری)

اور مولوی منظور صاحب سنبھلی دیوبندی دونوں کامل کر اِتفاقیہ بیان ہے کہ عبارتِ "حفظ الایمان" میں تشبیہ نہیں۔ اگر تشبیہ ہو تو اس صورت میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توہین ہوتی ہے۔

ناظم شعبۂ تبلیغ دیوبند، مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی اور مولوی منظور سنبھلی دیوبندی کی پیش کردہ صفائی غلط ہے۔ صدرِ دیوبند کے قلم سے:

صدرِ دیوبند نے عبارتِ "حفظ الایمان" کی توضیح میں لکھا ہے:

"لفظ "ایسا" تو کلمہ تشبیہ کا ہے"۔ "اَلشِّہَابُ الثَّاقِب"، ص ۱۱۱۔

((اَلشِّہَابُ الثَّاقِب، فَصْل ثَامِن، صفحہ ۱۰۳، مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور۔ ایضًا: صفحہ ۱۰۳، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ ایضًا: صفحہ ۲۸۲، ناشر دارُ الکتاب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اِشاعت: مئی ۲۰۰۴ء۔ ایضًا: صفحہ ۲۴۹، مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلِ سُنَّت، بلال پارک، بیگم پورہ، لاہور۔ کمپیوٹر اِشاعت: جون ۲۰۰۹ء))

کتابِ مذکور کے ص ۱۱۲ پر ہے:

"ادھر لفظ "اتنا" نہیں کہا (یعنی مولوی اشرفعلی نے) بلکہ تشبیہ فقط بعضیت میں دے رہے ہیں"۔

((اَلشِّہَابُ الثَّاقِب، فَصْل ثَامِن، صفحہ ۱۰۴، مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور۔ ایضًا: صفحہ ۱۰۴، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ ایضًا: صفحہ ۲۸۳، ناشر دارُ الکتاب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اِشاعت: مئی ۲۰۰۴ء۔ ایضًا: صفحہ ۲۵۱، مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلِ سُنَّت، بلال پارک، بیگم پورہ، لاہور۔ کمپیوٹر اِشاعت: جون ۲۰۰۹ء))

کتابِ مذکور کے ص ۱۱۳ پر ہے:

"غرض سیاقِ عبارت وسیاقِ کلام ہر دونوں بوضاحت دلالت کرتے ہیں کہ نفسِ بعضیت میں تشبیہ دی جارہی ہے"۔

((اَلشِّھَابُ الثَّاقِب، فَصْل ثَامِن، صفحہ ۱۰۴، مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور۔ ایضًا: صفحہ ۱۰۴، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ ایضًا: صفحہ ۲۸۳، ناشر دارُالکتاب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اِشاعت: مئی ۲۰۰۴ء۔ ایضًا: صفحہ ۲۵۱، مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلِ سُنَّت، بلال پارک، بیگم پورہ، لاہور۔ کمپیوٹرِاشاعت: جون ۲۰۰۹ء))

کتابِ مذکور کے ص ۱۱۵ پر ہے:

''حضرت مولانا تھانوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُم کادامنِ تَقَدُّس بالکل پاک وصاف ہے''۔

((اَلشِّھَابُ الثَّاقِب، فَصْل تاسِع، صفحہ ۱۰۷، مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور۔ ایضًا: صفحہ ۱۰۷، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ ایضًا: صفحہ ۲۸۶، ناشر دارُالکتاب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اِشاعت: مئی ۲۰۰۴ء۔ ایضًا: صفحہ ۲۵۴، مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلِ سُنَّت، بلال پارک، بیگم پورہ، لاہور۔ کمپیوٹرِاشاعت: جون ۲۰۰۹ء))

ان عبارات سے نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ عبارتِ ''حفظ الایمان'' میں تشبیہ موجود ہے۔ مگر پھر بھی اس میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توہین نہیں۔ تھانوی صاحب کی عبارت صاف ہے۔

حضراتِ ناظرین! پہلے دونوں دیوبندی مولویوں کا بیان ہے کہ عبارتِ ''حفظ الایمان'' میں تشبیہ ہو تو اُس عبارت میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توہین ہے۔

((سوال نمبر ۳)):

اب علمائے دیوبند سے سوال نمبر ۳ ہے کہ صدرِ دیوبند اور اُس کے مقابل کے دیوبندی فریق میں سے کون حق پر ہے اور کون باطل پر۔ جواب بغیر رُورِعایت ہونا چاہیے۔

دوستی کے پردے میں کھلی دُشمنی:

صدرِ دیوبند کا بیان۔ مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی کی عبارتِ ''حفظ الایمان'' میں تشبیہ ہے۔

ناظم شعبۂ تبلیغ دیو بند اور منظور دیو بندی دونوں کا مل کر اتفاقیہ بیان:

مولوی اشرفعلی تھانوی کی عبارتِ "حفظ الایمان" میں تشبیہ ہو تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان میں توہین ہے۔ نتیجہ صاف یہ نکلا کہ مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی کی عبارتِ "حفظ الایمان" میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان میں توہین ہے۔ اور جو شخص، حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی توہین کرے، ظاہر ہے کہ وہ اِسلام سے خارج ہے۔ لہٰذا صدرِ دیوبند اور ((منظور))[1] دیوبندی کے بیانات سے بھی آخر یہی نتیجہ نکلا کہ مولوی اشرفعلی تھانوی اِسلام سے خارج ہے۔ اسے کہتے ہیں دوستی کے پردے میں کھلی دُشمنی۔

اُردو کے محاورہ سے صدرِ دیوبند یا منظور دیوبندی کی نادانی، ایک دوسرے کی زبانی:

"میں (مولوی منظور) نے عرض کیا تھا کہ "حفظ الایمان" کی عبارت میں "جیسا" کا لفظ نہیں ہے، لہٰذا اُس میں تشبیہ نہیں ہے"۔

مناظرہ بریلی کی رُوئداد مُرتّبۂ وہابیہ دیوبندیہ۔ ص ۳۳۔

((فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ۶۷، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷۔ اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ۶۰۵، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور))

اسی رُوئداد کے ص ۳۴ پر ہے:

"حفظ الایمان، کی اس عبارت میں بھی "ایسا" تشبیہ کے لیے نہیں ہے، بلکہ وہ یہاں بدون تشبیہ کے "اتنا" کے معنی میں ہے"۔

((فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ۶۷، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷۔ اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ۶۰۶، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور))

---

[1]:۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہاں لفظ "منظور" لکھنے سے رَہ گیا ہے۔ دُرُستی کر دی ہے۔ (میثم قادری)

نتیجہ:

یہ برآمد ہوا کہ عبارتِ ''حفظ الایمان'' میں ''ایسا'' تشبیہ کے لیے نہیں، اس لیے کہ اس عبارت میں لفظ ''جیسا'' نہیں ہے۔

اب عبارتِ ''حفظ الایمان'' کی شرح میں صدرِ دیوبند کی سُنیے۔

''لفظ ''ایسا'' تو کلمہ تشبیہ کا ہے''۔ ''اَلشِّھَابُ الثَّاقِب''، ص۱۱۱۔

((اَلشِّھَابُ الثَّاقِب، فَصل ثَامِن، صفحہ ۱۰۳، مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور۔ ایضًا: صفحہ ۱۰۳، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ ایضًا: صفحہ ۲۸۲، ناشر دارُ الکتاب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اِشاعت: مئی ۲۰۰۴ء۔ ایضًا: صفحہ ۲۴۹، مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلِ سُنَّت، بلال پارک، بیگم پورہ، لاہور۔ کمپیوٹرِ اشاعت: جون ۲۰۰۹ء))

کتاب مذکور کے ص ۱۱۳ پر ہے:

''غرَض سیاقِ عبارت وسیاقِ کلام ہر دونوں بوضاحت دلالت کرتے ہیں کہ نفسِ بعضیت میں تشبیہ دی جارہی ہے''۔

((اَلشِّھَابُ الثَّاقِب، فَصل ثَامِن، صفحہ ۱۰۴، مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور۔ ایضًا: صفحہ ۱۰۴، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ ایضًا: صفحہ ۲۸۳، ناشر دارُ الکتاب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اِشاعت: مئی ۲۰۰۴ء۔ ایضًا: صفحہ ۲۵۱، مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلِ سُنَّت، بلال پارک، بیگم پورہ، لاہور۔ کمپیوٹرِ اشاعت: جون ۲۰۰۹ء))

نتیجہ:

یہ برآمد ہوا کہ عبارتِ ''حفظ الایمان'' میں ''ایسا'' تشبیہ کے لیے ہے۔ اگرچہ اس عبارت میں لفظ ''جیسا'' نہیں ہے۔ یہ دونوں نتیجے آپس میں بالکل مخالف ہیں۔

((سوال نمبر ۴)):

اب علمائے دیوبند سے سوال نمبر ۴ ہے کہ کس کا نتیجہ صحیح اور کس کا غلط۔ صدرِ دیوبند اور

مولوی منظور دیوبندی دونوں میں سے کون اُردو کے محاورہ سے نادان ہے اور کون واقف ؟۔

اُردو کے محاورہ سے صدرِ دیوبند یا مولوی مرتضیٰ حسن دیوبندی کی نادانی ، ایک دوسرے کی زبانی:

صدرِ دیوبند (عبارتِ "حفظ الایمان" میں):

"لفظ "ایسا" تو کلمہ تشبیہ کا ہے"۔ "اَلشِّھَابُ الثَّاقِب"، ص ۱۱۱۔

((اَلشِّھَابُ الثَّاقِب، فَصل ثَامِن، صفحہ ۱۰۳، مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور۔ ایضًا: صفحہ ۱۰۳، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ ایضًا: صفحہ ۲۸۲، ناشر دارُالکتاب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اِشاعت: مئی ۲۰۰۴ء۔ ایضًا: صفحہ ۲۴۹، مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلِ سُنَّت، بلال پارک، بیگم پورہ، لاہور۔ کمپیوٹر اِشاعت: جون ۲۰۰۹ء))

ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند۔

"عبارتِ "حفظ الایمان" میں "ایسا" کو تشبیہ کے لیے لینا غلط ہے۔ اس لیے کہ اس صورت ((میں))[1] عبارتِ "حفظ الایمان" میں ایک اور کلام محذوف ماننا پڑے گا۔ بلکہ تشبیہ کی صورت میں عبارتِ "حفظ الایمان" کا مطلب ہی خبط اور باطل ہو جائے گا۔ ملاحظہ ہو "تَوضِیحُ البَیَان"۔ اُس کے ص ۱۳ پر ہے:

"اور اگر وجہ تکفیر کی تشبیہِ علمِ نبوی، بعلمِ زید وعَمرو بکر ہے، تو یہ اس پر موقوف ہے کہ لفظ "ایسا" تشبیہ کے لیے ہو، حالانکہ یہ یہاں غلط ہے۔ اور علاوہ غلط ہونے کے محتاج ہے حذفِ کلام، بلکہ مسخِ کلام کا"۔

((تَوضِیحُ البَیَانِ فِی حِفظِ الاِیمَانِ، مشمولہ: رسائلِ چاند پوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۳۴، ناشر انجمن اِرشَادُالمُسلِمِین، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ۱۹۷۸ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۲۳، ناشر انجمن اِرشَادُالمُسلِمِین، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ کمپیوٹر اشاعت))

---

[1]:۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہاں لفظ "میں" لکھنے سے رہ گیا ہے۔ دُرُستی کر دی ہے۔ (میثم قادِری)

سوال نمبر ۵:۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دیوبند اس مسئلہ میں کہ صدرِ دیوبند اور ناظم شعبۂ تبلیغ دیوبند میں سے کون اُردو کے محاورہ سے نادان ہے اور کون واقف ؟۔

عبارتِ ''حفظ الایمان'' میں دیوبندیوں کی خانہ جنگی کی تیسری تشکیل

عبارتِ ''حفظ الایمان'' کی صفائی کا تیسرا رُخ، مولوی عبدالشکور لکھنوی دیوبندی، ایڈیٹر '' اَلنَّجم '' کے قلم سے:

مولوی عبدالشکور لکھنوی دیوبندی نے ''مباحثۂ مونگیر'' میں ''حفظ الایمان'' کی عبارت کی شرح میں بیان کیا کہ:

''جس صفت کو ہم مانتے ہیں اُس کو رذیل چیز سے تشبیہ دینا یقیناً توہین ہے۔ اور رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذاتِ والا میں صفتِ علمِ غیب ہم نہیں مانتے۔ اور جو مانے اُس کو منع کرتے ہیں۔ لہٰذا علمِ غیب کی کسی شِق کو رذیل چیز میں بیان کرنا ہرگز توہین نہیں ہو سکتی''۔

ملاحظہ ہو ''مباحثۂ مونگیر'' کی رُوئداد مُرَتَّبۂ وہابیہ دیوبندیہ مُسَمّاۃ ''نُصرتِ آسمانی''، ص ۲۷۔ ((نُصرتِ آسمانی، صفحہ ۲۷، مطبوعہ عمدۃ المطابع، لکھنؤ))

یعنی مولوی اشرفعلی صاحب تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے علمِ غیب مانتے ہی نہیں، بلکہ جو شخص حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے علمِ غیب مانے، اُس کو منع کرتے ہیں۔ ہاں اگر مولوی اشرفعلی صاحب، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے علمِ غیب مانتے، تو یقیناً عبارتِ ''حفظ الایمان'' میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان میں توہین ہوتی۔

ایڈیٹر ''اَلنَّجم'' دیوبندی کی پیش کردہ صفائی پر پہلا وار، ناظم شعبۂ تبلیغ دیوبند کے قلم سے:

عبارتِ "حفظ الایمان" کی شرح "تَوْضِیْحُ الْبَیَان" کے ص ۱۳ پر ہے:

"بیانِ بالا سے یہ ثابت ہوگیا کہ سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جو علمِ غیب حاصل ہے، نہ اُس میں گفتگو ہے، نہ یہاں ہوسکتی ہے"۔

((تَوْضِیْحُ الْبَیَانِ فِی حِفْظِ الْاِیْمَانِ، مشمولہ: رسائلِ چاند پوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۳۵، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ۱۹۷۸ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۲۳، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ کمپیوٹرا شاعت))

اسی رسالہ کے صفحہ ۴ پر ہے:

"حفظ الایمان، میں اس اَمر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو علمِ غیب باعطائے اِلٰہی حاصل ہے"۔

((تَوْضِیْحُ الْبَیَانِ فِی حِفْظِ الْاِیْمَانِ، مشمولہ: رسائلِ چاند پوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۲۴، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ۱۹۷۸ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۱۵، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ کمپیوٹرا شاعت))

یعنی مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے علمِ غیب مانتے ہیں۔

ایڈیٹر "النَّجم" دیوبندی کی پیش کردہ صفائی پر دوسرا وار، صدرِ دیوبند کے قلم سے:

عبارتِ "حفظ الایمان" کی شرح میں صدرِ دیوبند نے اپنی کتاب "اَلشِّھَابُ الثَّاقِب" کے صفحہ ۱۱۴ پر لکھا ہے:

"غرض کہ لفظ "عَالِمُ الْغَیْب" کے معنی میں دو شِقّیں فرمائی ہیں، اور ایک شِق کو سب

میں موجود مانتے ہیں۔ یہ نہیں کہہ رہے ہیں[1] کہ جو علمِ غیب رسول عَلَیْہِ السَّلَام کو حاصل تھا، وہ سب میں موجود ہے۔ بلکہ اُس معنی کو سب میں موجود مانتے ہیں"۔ اھ۔

(اَلشِّہَابُ الثَّاقِب، فَصل تاسِع، صفحہ ۱۰۶، مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور۔ ایضًا: صفحہ ۲۸۵، ناشر دارُالکتاب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اِشاعت: مئی ۲۰۰۴ء۔ ایضًا: صفحہ ۲۵۳، مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلِ سُنَّت، بلال پارک، بیگم پورہ، لاہور۔ کمپیوٹرا شاعت: جون ۲۰۰۹ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۰۶، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی)

یعنی مولوی اشرفعلی صاحب نے "عَالِمُ الْغَیْب" کے معنی میں دو صُورتیں بیان کی ہیں۔ پہلی صُورت کُل علمِ غیب۔ اور دوسری صُورت بعض علمِ غیب۔

دوسرے معنی یعنی بعض علمِ غیب کو مولوی اشرفعلی صاحب، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور باقی سب چیزوں میں موجود مانتے ہیں۔

ایڈیٹر "النَّجم" دیوبندی کی پیش کردہ صفائی پر تیسرا وار، ایڈیٹر صاحب کے خاص شاگرد مولوی منظور دیوبندی کے قلم سے:

"تمام کائنات حتیٰ کہ نباتات و جمادات کو بھی مطلق بعض غیوب کا علم حاصل ہے۔ اور یہی "حفظ الایمان" کی عبارت کا پہلا اہم جُزو ہے"۔

"مناظرۂ بریلی" کی رُوئداد مُرتّبۂ وہابیہ دیوبندیہ۔ ص ۸۱۔

((فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ۱۳۸، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷۔ اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ:

---

[1]:۔ راقم کے پیشِ نظر "اَلشِّہَابُ الثَّاقِب" کے جتنے بھی نسخے ہیں اُن میں اس مقام پر لفظ "ہیں" موجود نہیں ہے۔ لیکن "موت کا پیغام" کے قدیم و جدید تمام دستیاب نسخوں میں یہ حوالہ متعدّد بار لفظ "ہیں" کے ساتھ ہی نقل کیا گیا ہے، ممکن ہے حضرتِ مؤلّف کے پیشِ نظر "اَلشِّہَابُ الثَّاقِب" کے نسخے میں یہ لفظ موجود ہو۔ اس لیے اسے باقی رکھا گیا ہے۔ (میثم قادری)

فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ۶۵۵، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور))

اسی رُوئداد کے ص۸۹ پر ہے:

"حفظ الایمان، کی عبارت میں توہین کا شائبہ بھی نہیں۔ اور اس میں زید وعَمرو، اور صبیان ومجانین اور حیوانات وبہائم کے لیے مطلق بعض غیب کا علم تسلیم کیا گیا ہے، نہ کہ وہ علم جو واقع میں سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو حاصل ہے"۔

((فتح بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ۱۴۹، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷۔ اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ۶۶۴، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور))

ان دونوں عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ مولوی اشرفعلی صاحب، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے، بلکہ سب چیزوں کے لیے علمِ غیب مانتے ہیں۔

دیوبندی مولویوں کی اپنے پیشوا اشرفعلی تھانوی کے ساتھ دوستی کے پردہ میں دُشمنی:

مولوی عبدالشکور لکھنوی دیوبندی کے بیان کا حاصل یہ ہے کہ اگر مولوی اشرفعلی صاحب، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے علمِ غیب مانتے تو عبارتِ "حفظ الایمان" میں یقیناً توہین ہوتی۔ صدرِ دیوبند وناظم شعبہ تبلیغ دیوبند ومولوی منظور دیوبندی سب کے بیان کا حاصل یہ ہے کہ مولوی اشرفعلی صاحب تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے علمِ غیب مانتے ہیں۔

نتیجہ:

صاف یہ نکلا کہ عبارتِ "حفظ الایمان" میں یقیناً توہین ہے۔ (اس لیے کہ وضع مقدم سے نتیجہ وضعِ تالی نکلتا ہے۔ کما لایخفی) حضراتِ ناظرین! ملاحظہ کیجیے، علمائے دیوبند ہی کے بیانات سے صاف یہ نتیجہ برآمد ہوا کہ مولوی اشرفعلی نے عبارتِ "حفظ الایمان" میں حضور عَلَیْہِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اَقدس میں توہین کی ہے۔اور اس میں شک نہیں کہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان میں توہین کرنے والا خارج ازِاسلام، کافرو مرتدو بددِین ہے۔ دیکھا اسے کہتے ہیں دوستی کے پردے میں دُشمنی۔ دیوبندیو! اب توتوبہ کرو، اور اِیمان لاؤ۔

سوال نمبر٦:۔

کیا فرماتے ہیں علماے دیوبند اس مسئلہ میں کہ ایک دیوبند کا فریق یہ کہتا ہے کہ مولوی اشرفعلی تھانوی تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے علمِ غیب نہیں مانتے، بلکہ جو مانے اُس کو منع کرتے ہیں۔ اور دیوبند کا دوسرا فریق (جس میں صدرِ دیوبند اور ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند بھی داخل ہیں) یہ بیان کرتا ہے کہ مولوی اشرفعلی تھانوی تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے علمِ غیب مانتے ہیں۔ ان دونوں فریق میں سے کون حق پر ہے اور کون باطل پر؟۔ کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟۔ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا۔

جھوٹے کی پہچان۔ مان نہ مان، میں تیرا مہمان:

مولوی اشرفعلی تھانوی کا خود بیان:

"اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی کیا تخصیص ہے۔ایسا علمِ غیب تو زید وعمرو، بلکہ ہر صبی (بچے) ومجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات وبہائم (جانوروں و چارپایوں) کے لیے بھی حاصل ہے"۔

دیکھیے مولوی اشرفعلی تھانوی، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے بعض علمِ غیب مانتے ہیں۔ اور پھر حضور کے علمِ غیب کو بچوں، پاگلوں، جانوروں و چارپایوں کے علم سے تشبیہ دیتے ہیں۔ وَالْعَیَاذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ۔

ادھر مولوی عبدالشکور لکھنوی دیوبندی کی چال دیکھیے، عبارتِ "حفظ الایمان" کی تاویل میں بیان کرتے ہیں کہ:

"جس صفت کو ہم مانتے ہیں اُس کو رذیل چیز سے تشبیہ دینا یقیناً توہین ہے۔ اور رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذاتِ والا میں صفتِ علمِ غیب ہم (مولوی اشرفعلی ودیگر دیوبندی) نہیں مانتے۔ اور جو مانے اُس کو منع کرتے ہیں۔ لہٰذا علمِ غیب کی کسی شِق کو رذیل چیز میں بیان کرنا ہرگز توہین نہیں ہو سکتی"۔ "نُصرتِ آسمانی"، ص ۲۷۔

((نُصرتِ آسمانی، صفحہ ۲۷، مطبوعہ عمدۃ المطابع، لکھنؤ))

حضراتِ ناظرین! لِلّٰہ اِنصاف۔ مولوی اشرفعلی تو خود حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے علمِ غیب مان کر حضور کے علم شریف کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں کے علم سے تشبیہ دے۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہ۔ اور مولوی اشرفعلی کے مذہبی ٹھیکیدار، مولوی عبدالشکور لکھنوی دیوبندی اِنصاف کا خون کر کے زبردستی مولوی اشرفعلی کی عبارت کی یہ تاویل گڑھے کہ مولوی اشرفعلی تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے علمِ غیب مانتے ہی نہیں، بلکہ جو مانے اُس کو منع کرتے ہیں۔ ہاں اگر مولوی اشرفعلی تھانوی، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے علمِ غیب مان کر بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں کے علم سے تشبیہ دیتے تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توہین ہوتی۔ اس ناچیز کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ جب مولوی اشرفعلی تھانوی خود ایک بات کو تسلیم کر رہا ہے تو ایڈیٹر "اَلنَّجم" دیوبندی کیوں خواہ مخواہ، زبردستی اپنے پیشوا تھانوی کے اِقرار کو اِنکار، اور تسلیم کو عدمِ تسلیم سے بدل رہا ہے۔ یہی ہے جھوٹے کی پہچان۔ مان نہ مان، میں تیرا مہمان۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بھی کوئی راز ہے کہ دوستی کے پردے میں دُشمنی کا ساز ہے۔ یعنی لکھنوی صاحب اپنے پیشوا تھانوی صاحب کو ڈھیل دے رہا ہے، اور زبانِ حال سے کہہ رہا ہے کہ اے تھانوی جی! تم جو چاہو کہہ جاؤ، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان میں توہین کرو، ہم تمھارے دیوبندی چیلے جب تک موجود رہیں گے کسی نہ کسی طرح آپ کی باتوں کی تاویلیں گھڑتے رہیں گے، خواہ آپ کی مخالفت ہو، خواہ موافقت۔ دیوبندیو! اب تو توبہ کرو، اور اِیمان لاؤ۔

مولوی منظور دیوبندی سنبھلی کی عمر بھر کی کمائی اُن کے تحریری اِقرار نے اِک دَم خاک میں ملائی:

مولوی منظور صاحب نے اپنے ماہواری رسالہ میں "مناظرۂ بریلی" کی رُوئداد بھی شائع کی ہے۔ اور اس رُوئداد کے ص ۳۴ پر لکھا ہے:

"حفظ الایمان، کی اس عبارت میں بھی "ایسا" تشبیہ کے لیے نہیں ہے، بلکہ وہ یہاں بدون تشبیہ کے "اتنا" کے معنی میں ہے"۔

((فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ۶۷، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷۔ اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ۶۰۶، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور))

اس عبارت پر اُسی صفحہ میں یہ حاشیہ لکھا ہے:

"واضح رہے کہ لفظ "ایسا" کی طرح لفظ "اتنا" بھی کبھی تشبیہ کے لیے آتا ہے۔ اور کبھی بِلا تشبیہ کے صرف مقدار کے لیے۔ مثلاً کہتے ہیں کہ:

"زید "اتنا" مالدار ہے "جتنا" عمرو"۔

اس مثال میں "اِتنا" تشبیہ کے لیے ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ:

"زید "اتنا" مالدار ہے جس کی حد نہیں"۔

یہاں لفظ "اِتنا" تشبیہ کے لیے نہیں ہے، بلکہ مقدار کے لیے ہے۔ ناظرین ہمارے اِس نوٹ کو یاد رکھیں"۔

((فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ۶۷، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷۔ اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ۶۰۶، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور))

ناظرین کی خدمت میں فقیر عرض کرتا ہے کہ مولوی منظور صاحب نے عبارتِ "حفظ الایمان" میں "ایسا" کو "اتنا" کے معنی میں بتایا۔ اور یہ اس لیے کہ مولوی منظور صاحب کے

نزدیک اگر عبارتِ "حفظ الایمان" میں ایسا تشبیہ کے لیے ہو، تو اس عبارت میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اَقدس میں توہین ہے، اور یہ عبارتِ موجبِ کفر ہے۔ حاشیۂ مذکور سے ظاہر ہے کہ مولوی منظور صاحب نے اپنے گمان میں تشبیہ سے بچنے کے لیے اگرچہ "ایسا" کے معنے "اتنا" بیان کیے ہیں، مگر پھر بھی عبارتِ "حفظ الایمان" میں تشبیہ کے معنی مولوی منظور صاحب کے نزدیک برقرار ہیں۔ اس لیے کہ "اتنا" کے معنی بھی تشبیہ کے آتے ہیں۔ اور عبارتِ "حفظ الایمان" میں "اتنا" کے استعمال کی وہی صورت ہے جس میں "اتنا" تشبیہ کے لیے ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ مولوی منظور صاحب نے "اتنا" کے دو معنی تسلیم کیے ہیں۔ پہلے معنی مقدار میں تشبیہ کے لیے۔ دوسرے معنی صرف مقدار کے لیے۔ پہلے معنی کی مثال یہ دی ہے کہ:

"زید "اتنا" مالدار ہے "جتنا" عمرو"۔

دوسرے معنی کی مثال یہ دی ہے کہ:

"زید "اتنا" مالدار ہے جس کی حد نہیں"۔

اب عبارتِ "حفظ الایمان":

"اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا (اتنا) علمِ غیب تو زید و عمرو، بلکہ ہر صبی و مجنون، بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے"۔

کی طرف توجہ کیجیے۔ یہ عبارت بلاشُبہہ:

"زید "اتنا" مالدار ہے "جتنا" عمرو"۔

کی نظیر ہے۔ جیسے اس مثال میں تشبیہ ہے، اور مولوی منظور صاحب کو مُسَلَّم ہے۔ اسی طرح "حفظ الایمان" میں بھی "ایسا" کو اگرچہ "اتنا" کے معنی میں لیا جائے، بلاشُبہہ اس عبارت میں تشبیہ موجود ہے۔ اگر کوئی دیوبندی اُردو کے محاورہ سے ناواقف اعتراض کرے کہ اس مثال میں لفظ "جتنا" ہے، لہٰذا اس میں "اتنا" تشبیہ کے لیے ہے۔ اور عبارتِ "حفظ

الایمان" میں لفظ "جتنا" نہیں۔ لہٰذا اُس میں "ایسا" بمعنی "اتنا" تشبیہ کے لیے نہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس مثال یعنی:

"زید "اتنا" مالدار ہے "جتنا" عمرو"۔

کے مضمون کو اگر یوں اَدا کیا جائے کہ:

"بعض مال میں زید کی کیا تخصیص ہے۔ "اتنا" مال تو عمرو کے لیے بھی حاصل ہے"۔

تو اہلِ زبان پر مخفی نہیں کہ اس عبارت میں اور پہلی عبارت میں معنی کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں۔ جو معنی پہلی عبارت کے ہیں وہی معنی اس عبارت کے ہیں۔ اگر چہ پہلی عبارت جو مولوی منظور صاحب نے مثال میں پیش کی ہے اُس میں لفظ "جتنا" ہے، اور دوسری عبارت میں لفظ "جتنا" نہیں ہے۔ اور پہلی عبارت میں چونکہ تشبیہ مُسَلَّم ہے، لہٰذا دوسری عبارت میں بھی تشبیہ ہے۔ اسی طرح عبارتِ "حفظ الایمان" میں "ایسا" بمعنی "اتنا" بھی تشبیہ کے لیے ہے۔ جس طرح اس ناپاک گندی عبارت کہ:

"حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو "اتنا" علمِ غیب ہے جتنا زید و عمرو، بلکہ بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں کے لیے حاصل ہے"۔

میں صریح توہین اور کھلی گستاخی ہے۔

اسی طرح عبارتِ "حفظ الایمان" کہ:

"اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص۔ "ایسا" (بمعنی اِتنا) علمِ غیب تو زید و عمرو، بلکہ ہر صبی و مجنون، بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے"

میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اَرفع و اعلیٰ میں بھی صریح توہین اور کھلی گستاخی ہے۔ ان دونوں ناپاک عبارتوں کا مضمون ایک ہی ہے، اگر چہ پہلی عبارت میں "اتنا" کے ساتھ "جتنا" بھی ہے۔ اور دوسری عبارت میں "اتنا" کے ساتھ "جتنا" نہیں۔ جیسے پہلی ناپاک عبارت میں "اتنا" تشبیہ کے لیے ہے، ایسے ہی "حفظ الایمان" کی ناپاک، گندی، گھنونی

عبارت میں بھی ”ایسا“ بمعنی ”اتنا“ تشبیہ کے لیے ہے۔ صدرِ دیوبند نے عبارتِ ”حفظ الایمان“ میں ”ایسا“ کو تشبیہ کے لیے بتایا۔ مولوی منظور نے جب دیکھا کہ ”ایسا“ کو تشبیہ کے لیے ماننے کی صورت میں عبارتِ ”حفظ الایمان“ سے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اَقدس میں صریح توہین نکلتی ہے، توبراہِ مکاری یہ چال اختیار کی کہ عبارتِ ”حفظ الایمان“ میں ”ایسا“ تشبیہ کے لیے نہیں ہے، بلکہ ”ایسا“ اس عبارت میں ”اتنا“ کے معنی میں ہے۔ پھر اس پر حاشیہ یہ چڑھایا کہ ”اتنا“ کے دو معنی ہیں: تشبیہ اور غیر تشبیہ۔ اور نہ سوچا کہ عبارتِ ”حفظ الایمان“ میں ”ایسا“ اگرچہ ”اتنا“ کے معنی میں ہو، جب بھی اُس کے معنی تشبیہ کے رہتے ہیں۔ اور مولوی منظور نے حاشیہ میں دو مثالیں دے کر بالکل واضح کر دیا کہ بیشک عبارتِ ”حفظ الایمان“ میں تشبیہ ہے۔ مولوی منظور صاحب نے ”اتنا“ کے غیر تشبیہ ہونے کے لیے یہ مثال دی کہ:

”زید ”اتنا“ مالدار ہے جس کی حد نہیں“۔

اگر عبارتِ ”حفظ الایمان“ یوں ہوتی کہ:

”حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ”اتنا“ علمِ غیب حاصل ہے جس کی حد نہیں“۔

تواُس وقت اُس میں تشبیہ نہ ہوتی۔ مگر عبارتِ ”حفظ الایمان“ میں یوں نہیں، بلکہ وہ یوں ہے:

”اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا (اتنا) علمِ غیب تو زید وعمرو، بلکہ ہر صبی ومجنون، بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے“۔

یہ عبارت مولوی منظور کی اس مثال کہ:

”زید ”اتنا“ مالدار ہے ”جتنا“ عمرو“۔

کی نظیر ہے۔ اس میں تشبیہ موجود ہے۔ لٰہذا عبارتِ ”حفظ الایمان“ میں بھی تشبیہ موجود ہے۔ دیکھیے مولوی منظور صاحب نے جس بات کا اِنکار کیا، اُسی کا اِقرار، اُنہیں کی زبانی

ثابت کر دیا۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

رُوئدادِ وہابیہ کے اس حاشیہ کی آخری عبارت یہ ہے:

"ناظرین ہمارے اس نوٹ کو یاد رکھیں"۔

فقیر کہتا ہے کہ بیشک یہ نوٹ سُنّیوں کے لیے قیمتی ہے۔ بیشک یہ نوٹ یاد رکھنے کا ہے۔ یہی وہ نوٹ ہے جس نے مولوی منظور کی عمر بھر کی کمائی اِک دَم خاک میں ملائی ہے۔

نوٹ: "حفظ الایمان" کی ناپاک عبارت میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اَقدس میں اس قدر زیادہ توہین ہے کہ اُس میں کوئی صحیح تاویل نہیں بنتی۔ دیوبندی مولوی جو تاویل کرتے ہیں دیوبندیوں کے اِقرار سے اُس تاویل میں بھی عبارتِ "حفظ الایمان" میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اَقدس میں توہین رہتی ہے۔ دیوبندیو! اب توتوبہ کرو۔ اب تو اِیمان لاؤ۔

عبارتِ "حفظ الایمان" کے متعلق دیوبندی مولویوں کے نام کُھلے خُطوط:

پہلا خط بنام جناب مولوی حسین احمد صاحب دیوبندی، صدرِ دیوبند ومدعیِ وکالت مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی:

سلامِ مسنُون۔ آپ کے پیشوا مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی نے اپنے رسالہ "حفظ الایمان" میں ایک ناپاک عبارت لکھ کر حضور پُر نور، شافعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شانِ اَقدس میں صریح توہین اور کھلی گستاخی کی ہے۔ وہ عبارت یہ ہے:

"آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا، اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ اَمر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب۔ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علمِ غیب تو زید وعَمْرو، بلکہ ہر صبی ومجنون، بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے"۔ (حفظ الایمان، ص٦)

((حِفْظُ الْاِیمَان مَع بَسْطُ الْبَنَان، صفحہ ۸، مطبوعہ مطبع علیمی، دہلی۔ ایضًا: صفحہ ۱۳، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ ایضًا: صفحہ ۱۳، مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان))

آپ نے اپنی کتاب ''اَلشِّهَابُ الثَّاقِب'' میں عبارتِ مذکورہ کی صفائی میں بیان کیا ہے کہ ''ایسا'' اس عبارت میں تشبیہ کے لیے ہے۔ اس عبارت میں ''ایسا'' کے بجائے اگر ''اتنا'' ہوتا، تو ضرور حضور عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توہین کا مَعَاذَ اللہ احتمال ہوتا۔ اور آپ کے پیشوا تھانوی صاحب کی وکالت کے دوسرے مدعی مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی، ناظم شعبۂ تبلیغ دیوبند نے آپ کی کھلی مخالفت کی ہے، اور اسی عبارت کی صفائی میں اپنے رسالہ ''تَوْضِیحُ الْبَیَانِ'' میں بیان کیا ہے کہ: ''ایسا'' اس عبارت میں تشبیہ کے لیے لینا غلط ہے۔ بلکہ ''ایسا'' معنی میں ''اس قدر'' اور ''اتنا'' کے ہے۔ ملاحظہ ہو۔

''تَوْضِیحُ الْبَیَان'' کے ص ۱۳ پر ہے:

''اور اگر وجہ تکفیر کی تشبیہِ علمِ نبوی، بعلمِ زید وعَمْرو وبکر ہے، تو یہ اس پر موقوف ہے کہ لفظ ''ایسا'' تشبیہ کے لیے ہو، حالانکہ یہ یہاں غلط ہے۔ اور علاوہ غلط ہونے کے محتاج ہے حذفِ کلام، بلکہ مسخِ کلام کا''۔

((تَوْضِیحُ الْبَیَانِ فِی حِفْظِ الْاِیمَانِ، مشمولہ: رسائلِ چاند پوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۳۴، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ۱۹۷۸ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۲۳، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ کمپیوٹر اشاعت))

اور اسی رسالہ کے صفحہ ۱۷ پر ہے:

''عبارتِ متنازعہ فیہا (یعنی عبارتِ ''حفظ الایمان'') میں لفظ ''ایسا'' بمعنی ''اس قدر'' و ''اِتنا'' ہے۔ تو پھر تشبیہ کیسی''۔

((تَوْضِیحُ الْبَیَانِ فِی حِفْظِ الْاِیمَانِ، مشمولہ رسائلِ چاند پوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۳۹، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ۱۹۷۸ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۲۷، ناشر انجمن

اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ کمپیوٹر اشاعت))

اور اسی صفحہ ۱۷ پر ہے:

"نہ اس (یعنی عبارتِ "حفظ الایمان") میں تشبیہ ہے، نہ توہین"۔

((تَوْضِیْحُ الْبَیَانِ فِی حِفْظِ الْاِیْمَانِ، مشمولہ رسائلِ چاند پوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۳۹، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ۱۹۷۸ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۲۷، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ کمپیوٹر اشاعت))

اور اسی رسالہ کے صفحہ ۸ پر ہے:

"واضح ہو کہ "ایسا" کا لفظ فقط "مانند" اور "مثل" ہی کے معنی میں مستعمل نہیں ہوتا، بلکہ اس کے معنی "اس قدر" اور "اتنے" کے بھی آتے ہیں، جو اس جگہ مُتَعَیَّن ہیں"۔

((تَوْضِیْحُ الْبَیَانِ فِی حِفْظِ الْاِیْمَانِ، مشمولہ رسائلِ چاند پوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۲۸، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ۱۹۷۸ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۱۸، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ کمپیوٹر اشاعت))

اور تھانوی صاحب کی وکالت کے تیسرے مدعی، مولوی منظور سنبھلی دیوبندی صاحب نے بھی اِمسال "مناظرہ بریلی" میں آپ کی بات کو غلط ٹھہرایا۔ اور بیان کیا کہ:

"حفظ الایمان، کی اس عبارت میں بھی "ایسا" تشبیہ کے لیے نہیں ہے، بلکہ وہ یہاں بدون تشبیہ کے "اتنا" کے معنی میں ہے"[1]۔

ملاحظہ ہو "مناظرۂ بریلی" کی رُوئداد مُرَتَّبۂ وہابیہ دیوبندیہ مُسَمّاۃ "فتحِ بریلی کا دلکش

[1]:۔ مولوی منظور نعمانی دیوبندی نے اسی مناظرہ میں ایک اور جگہ کہا:

"حفظ الایمان، میں "ایسا"، "اِتنا" کے معنی میں ہے"۔

(فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ۹۰، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷۔ اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ۶۲۲، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور)۔ (میثم قادری)

نظارہ"، ص ۳۴۔

((فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ٦٧، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ١٧۔ اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ٦٠٦، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ١٤۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور))

اسی رُوئداد کے صفحہ ۵۳ پر ہے کہ:

"حفظ الایمان، کی عبارت میں وہ (یعنی "ایسا") تشبیہ کے لیے نہیں ہے"۔

((فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ٩٧، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ١٧۔ اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ٦٢٧، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ١٤۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور))

بلکہ مولوی منظور صاحب سنبھلی دیوبندی نے مناظرہ میں علانیہ بیان کیا تھا کہ اگر "حفظ الایمان" کی عبارت میں "ایسا" تشبیہ کے لیے ہو، تو کفر ہے۔ آپ "ایسا" کو تشبیہ کے لیے لے رہے ہیں، اور "اتنا" کا رَدّ کر رہے ہیں۔ اور آپ کے دوسرے دونوں ساتھی دیوبندی "ایسا" کو "اتنا" کے معنی میں لے رہے ہیں، اور تشبیہ کو غلط، بلکہ کفر بتا رہے ہیں۔ آپ بظاہر قرآنِ پاک پر اِیمان رکھنے کے مدعی ہیں۔ لہٰذا قرآنِ کریم کے فرمان واجب الاذعان:

"لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ"۔ ((اٰلِ عمران: ١٨٧))

(یعنی شرعی حکم ضرور لوگوں سے بیان کرنا، اور ہرگز نہ چُھپانا) کو یاد کر کے سچ سچ بتا دیجیے کہ آپ اور مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی دیوبندی اور مولوی منظور صاحب سنبھلی دیوبندی میں سے کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔ کون حق پر اور کون باطل پر ہے۔ اور آپ کے دونوں ساتھیوں دیوبندیوں نے "حفظ الایمان" کی عبارت میں جو "ایسا" کے معنی "اتنا" اور "اس قدر" کے بیان کیے ہیں۔ اس معنی کی بنا پر آپ کے نزدیک، آپ کے اِقرار سے مولوی اشرفعلی صاحب نے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اَقدس میں توہین کی یا نہ۔ اِنصاف سے سچ سچ بتانا۔ یہ کوئی آپ کا اور میرا دُنیوی معاملہ نہیں، بلکہ حضورِ اَقدس سرورِ دوعالَم، نورِ مجسم، شفیعِ معظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عزّت کا معاملہ ہے۔ لہٰذا آپ تعصُّب و بُغض

وعداوت[1] کو دُور کرکے اس مکتوب کا اِنصاف سے جواب اِرسال کریں۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ۔ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللهِ۔

(نوٹ): ۔آپ نے عبارتِ "حفظ الایمان" میں تشبیہ کے معنی مراد لیے ہیں۔ اور مولوی منظور سنبھلی دیوبندی نے عبارتِ مذکورہ میں تشبیہ مراد لینے والے کو عقل کا دُشمن لکھا ہے ۔ملاحظہ ہو دیوبندی سنبھلی صاحب کی "سیفِ یمانی"۔ اس کے صفحہ ۶۴ پر ہے:

"اِن عقل کے دُشمنوں (یعنی تشبیہ مراد لینے والوں) کے نزدیک اِبطالِ تشبیہ کا نام ہی تشبیہ ہے"۔

((سیفِ یمانی، صفحہ ۷۰، مطبوعہ مدنی کتب خانہ، نور مارکیٹ، اُردو بازار، گوجرانوالہ۔ ایضًا: صفحہ ۶۹، مطبوعہ المَشرِق لِلنَّشرِ وَالتَّوزیع، دکان نمبر ۸، فرسٹ فلور، زبیدہ سنٹر، ۴۰۔ اُردو بازار، لاہور))

اب آپ فرمانِ مذکور کو مدِّ نظر رکھ کر، سچ سچ بتائیے کہ آپ کے سنبھلی صاحب نے جو آپ کو عقل کا دُشمن لکھا ہے۔ یہ صحیح ہے یا غلط۔

فقیر سردار احمد غُفِرَ لَہٗ گورداسپوری۔ خادِم جمعیۃ خُدَّامُ الرِّضَا۔ محلہ سوداگران، بریلی شریف۔ از دیال گڑھ، ضلع گورداسپور، پنجاب۔ ۲/ذِیْقَعْدَہ ۱۳۵۴ھ۔

دوسرا خط بنام جناب مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی دیوبندی، ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند و مدعیِ وکالت مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی

سلامِ مسنون۔ آپ کے پیشوا مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی نے "حفظ الایمان" کی

---

[1]:۔ حضرتِ مُحَدِّثِ اعظم پاکستان کے اس خط (مطبوعہ "ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر") میں اس مقام پر "تعصُّب و بُغض وعداوت" لکھا ہے۔ جبکہ "موت کا پیغام" کے قدیم و جدید دستیاب نسخوں میں شامل اسی خط میں اس مقام پر "تعصب وعداوت" لکھا ہے۔ اس لیے بطورِ احتیاط متن میں بھی "تعصُّب و بُغض وعداوت" کردیا ہے۔ (میثم قادِری)

جس ناپاک عبارت میں حضورِ اَقدس، سرورِ عَالَم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی شانِ اَقدس میں صریح توہین اور کھلی گستاخی کی ہے۔ وہ عبارت یہ ہے:

''آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا، اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ اَمر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب۔ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید وعَمرو، بلکہ ہر صبی ومجنون، بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔''۔ (حفظ الایمان، ص۶)[1]

((حِفۡظُ الۡاِیۡمَان مَعَ بَسۡطُ الۡبَنَان، صفحہ ۸، مطبوعہ مطبع علیمی، دہلی۔ ایضًا: صفحہ ۱۳، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ ایضًا: صفحہ ۱۳، مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان))

آپ نے اس عبارت کی صفائی میں اپنے رسالہ ''تَوۡضِیۡحُ الۡبَیَان'' میں دو باتیں بیان کی ہیں۔ ایک یہ کہ اس عبارت میں ''ایسا'' کے معنی ''اتنا'' اور ''اِس قدر'' مُعَیَّن ہیں۔ اور ''ایسا'' کے معنی تشبیہ کے نہیں ہیں۔ اور آپ کے تھانوی صاحب کے دوسرے مدعیِ وکالت مولوی حسین احمد صاحب دیوبندی، صدرِ دیوبند نے اس بارے میں آپ کی بالکل مخالفت کی ہے، اور بیان کیا ہے کہ عبارتِ ''حفظ الایمان'' میں ''ایسا'' تشبیہ کے لیے ہے۔ ''ایسا'' معنی میں ''اتنا'' کے نہیں ہے۔ اور بیان کیا ہے کہ اگر عبارتِ ''حفظ الایمان'' میں ''ایسا'' کے بجائے ''اتنا'' ہوتا، تو عبارتِ ''حفظ الایمان'' میں حضور عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توہین کا احتمال مَعَاذَ اللہ ضرور ہوتا۔ ملاحظہ ہو صدرِ دیوبند کی کتاب ''اَلشِّھَابُ الثَّاقِب''۔ اس کے ص ۱۱۱ پر ہے:

''جناب یہ تو ملاحظہ کیجیے کہ حضرت مولانا (اشرفعلی تھانوی) عبارت میں لفظ ''ایسا'' فرمارہے

---

[1]:۔ مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی دیوبندی کے نام لکھا گیا حضرتِ مُحَدِّثِ اعظم پاکستان کا یہ خط ''ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر'' بابت ۲۱ فروری ۱۹۳۶ء میں بھی طبع ہوا تھا۔ وہاں یہ حوالہ قوسین میں درج ہے۔ جبکہ ''موت کا پیغام'' میں شامل اسی خط میں یہ حوالہ قوسین کے بغیر درج تھا۔ اس لیے اسے قوسین میں درج کر دیا ہے۔ (میثم قادری)

ہیں، لفظ "اتنا" تو نہیں فرمارہے ہیں۔ اگر لفظ "اتنا" ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ مَعَاذَ الله حضور عَلَیْہِ السَّلَام کے علم کو اور چیزوں (جانوروں، چارپایوں، بچوں، پاگلوں) کے علم کی برابر کردیا"۔

((اَلشِّھَابُ الثَّاقِب، فَصْل ثَامِنْ، صفحہ ۱۰۲، مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور۔ ایضًا: صفحہ ۲۸۱، ناشر دارالکتاب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اِشاعت: مئی ۲۰۰۴ء۔ ایضًا: صفحہ ۲۴۹، مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلِ سُنَّت، بلال پارک، بیگم پورہ، لاہور۔ کمپیوٹر اِشاعت: جون ۲۰۰۹ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۰۲، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی))

اسی کتاب کی عبارتِ مذکورہ کے بعد ہی دوسری سطر میں ہے:

"لفظ "ایسا" تو کلمہ تشبیہ کا ہے"۔

((اَلشِّھَابُ الثَّاقِب، فَصْل ثَامِنْ، صفحہ ۱۰۳، مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور۔ ایضًا: صفحہ ۱۰۳، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ ایضًا: صفحہ ۲۸۲، ناشر دارُالکتاب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اِشاعت: مئی ۲۰۰۴ء۔ ایضًا: صفحہ ۲۴۹، مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلِ سُنَّت، بلال پارک، بیگم پورہ، لاہور۔ کمپیوٹر اِشاعت: جون ۲۰۰۹ء))

اسی کتاب کے صفحہ ۱۱۲ پر ہے:

"ادھر لفظ "اتنا" نہیں کہا، بلکہ تشبیہ فقط بعضیت میں دے رہے ہیں"۔

((اَلشِّھَابُ الثَّاقِب ، فَصْل ثَامِن، صفحہ ۱۰۴، مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور۔ ایضًا: صفحہ ۱۰۴، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ ایضًا: صفحہ ۲۸۳، ناشر دارُالکتاب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اِشاعت: مئی ۲۰۰۴ء۔ ایضًا: صفحہ ۲۵۱، مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلِ سُنَّت، بلال پارک، بیگم پورہ، لاہور۔ کمپیوٹر اِشاعت: جون ۲۰۰۹ء))

اور دوسری بات آپ نے یہ بیان کی ہے کہ مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی تو حضورِ اَقدس، سرورِ دوعالَم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لیے علمِ غیب تسلیم کرتے ہیں۔ اور آپ کے تھانوی صاحب کے تیسرے مدعیِ وکالت، مولوی عبدالشکور صاحب دیوبندی لکھنوی نے آپ کی اس بات کا کھلا ہوا رَدّ کیا ہے، اور "مباحثۂ مونگیر" میں بیان کیا کہ:

"جس صفت کو ہم مانتے ہیں اس کو رذیل چیز سے تشبیہ دینا یقیناً توہین ہے۔ اور رسولِ خدا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کی ذات والا میں صفتِ علمِ غیب ہم (یعنی میں اور مولوی اشرفعلی تھانوی اور دیگر دیوبندی) نہیں مانتے۔ اور جو مانے اس کو منع کرتے ہیں۔ لہٰذا ("حفظ الایمان" میں) علمِ غیب کی کسی شِق کو رذیل چیز (یعنی جانور، چارپایہ، پاگل) میں بیان کرنا ہرگز توہین نہیں ہو سکتی"۔

ملاحظہ ہو مناظرۂ مونگیر کی رُوئداد مُرتَّبۂ وہابیہ دیوبندیہ مُسمّاۃ "نُصرتِ آسمانی"، ص ۲۷۔ ((نُصرتِ آسمانی، صفحہ ۲۷، مطبوعہ عمدۃ المطابع، لکھنؤ))

آپ قرآنِ پاک پر بظاہر ایمان رکھنے کے مدعی ہیں۔ لہٰذا آپ قرآنِ کریم کے فرمان واجب الاذعان: "لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهُ"۔ ((آلِ عِمرٰن:۱۸۷))۔

(یعنی "شرعی حکم ضرور ضرور لوگوں سے بیان کرنا، اور ہرگز نہ چُھپانا")

کو یاد کر کے سچ سچ بتا دیجیے کہ آپ اور مولوی عبدالشکور صاحب لکھنوی دیوبندی اور صدرِ دیوبند، مولوی حسین احمد صاحب دیوبندی میں سے کون حق پر ہے اور کون باطل پر۔ کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔ اور صدرِ دیوبند نے جو عبارتِ "حفظ الایمان" میں "ایسا" کو تشبیہ کے لیے بتایا ہے۔ اس معنی کی بنا پر آپ کے اِقرار سے مولوی اشرفعلی صاحب نے عبارتِ "حفظ الایمان" میں حضور عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اَقدس میں توہین کی یا نہ۔ اِنصاف سے کہنا، یہ میرا اور آپ کا کوئی دُنیوی معاملہ نہیں ہے، بلکہ حضورِ اَقدس سرورِ دوعالَم، نورِ مجسَّم، شفیعِ معظَّم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کی عزَّت کا معاملہ ہے۔ لہٰذا آپ تعصُّب و بُغض وعداوت کو دُور کر کے اس مکتوب کا اِنصاف سے جواب ارسال کریں۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ۔ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

فقیر سردار احمد غُفِرَلَہٗ گورداسپوری۔ خادِم جمعیۃ خُدّام الرَّضا اہلِ سُنَّت وجماعت، محلہ سوداگران، بریلی شریف۔ از قصبہ دیال گڑھ، ضلع گورداسپور، پنجاب۔

۲/ ذِیقعدہ ۱۳۵۴ھ۔

تیسرا خط بنام جناب مولوی عبدالشکور صاحب دیوبندی لکھنوی، ایڈیٹر ''اَلنَّجم'' ومدعیِ وکالت مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی:

سلامِ مسنون۔آپ کے پیشوا مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی نے اپنے رسالہ ''حفظ الایمان''میں ایک ناپاک عبارت:

''پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا، اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ اَمر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب۔اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ایسا علمِ غیب تو زید وعمرو، بلکہ ہر صبی ومجنون، بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے''۔

((حِفْظُ الْاِیْمَان مَع بَسْطُ الْبَنَان، صفحہ ۸، مطبوعہ مطبع علیمی، دہلی۔ایضاً: صفحہ ۱۳، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ایضاً: صفحہ ۱۳، مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ، بیرون بوہڑگیٹ، ملتان))

لکھ کر حضورِ اَقدس، سرورِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شانِ اَقدس میں صریح توہین اور کھلی گستاخی کی ہے۔آپ نے اُس ناپاک عبارت کی صفائی میں ''مناظرہ مونگیر''میں بیان کیا کہ مولوی اشرفعلی صاحب تو حضور پُرنور، شافعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لیے علمِ غیب نہیں مانتے، بلکہ جو مانے اس کو منع کرتے ہیں۔ہاں اگر مولوی اشرفعلی صاحب، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے علمِ غیب مانتے، اور پھر حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے علمِ غیب کو بچوں اور پاگلوں، جانوروں یا چارپایوں کے علم سے تشبیہ دیتے، تو البتہ حضورِ اَقدس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اَقدس میں توہین ہوتی۔اور آپ کے پیشوا تھانوی صاحب کے مدعیانِ وکالت، مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی دیوبندی، ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند اور مولوی حسین احمد صاحب دیوبندی، صدرِ دیوبند اور مولوی منظور صاحب سنبھلی دیوبندی نے اِس بارے میں آپ کی کھلی مخالفت کی ہے اور بیان کیا ہے کہ مولوی اشرفعلی صاحب کے نزدیک حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو علمِ غیب حاصل ہے۔مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی

دیوبندی نے عبارتِ ”حفظ الایمان“ کی شرح ”تَوْضِیْحُ الْبَیَان“ کے ص ۱۳ پر لکھا ہے:

”بیانِ بالا سے یہ ثابت ہو گیا کہ سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جو علمِ غیب حاصل ہے، نہ اُس میں گفتگو ہے، نہ یہاں ہو سکتی ہے“۔

((تَوْضِیْحُ الْبَیَانِ فِی حِفْظِ الْاِیْمَانِ، مشمولہ: رسائلِ چاند پوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۳۵، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ۱۹۷۸ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۲۳، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ کمپیوٹر اشاعت))

اور مولوی منظور صاحب سنبھلی دیوبندی نے ”مناظرۂ بریلی“ میں بیان کیا کہ:

”تمام کائنات حتّٰی کہ نباتات و جمادات کو بھی مطلق بعض غیوب کا علم حاصل ہے۔ اور یہی ”حفظ الایمان“ کی عبارت کا پہلا اہم جُزو ہے“۔

ملاحظہ ہو ”مناظرۂ بریلی“ کی رُوئدادِ وہابیہ مُسَمَّاۃ ”فتحِ بریلی کا دِلکش نظارہ“، ص ۸۱۔

((فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ۱۳۸، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷۔ اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ۶۵۵، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور))

اور مولوی حسین احمد صاحب دیوبندی، صدرِ دیوبند نے اپنی کتاب ”اَلشِّھَابُ الثَّاقِب“ کے ص ۱۴ پر لکھا ہے:

”غرضیکہ لفظ ”عَالِمُ الْغَیْب“ کے معنی میں دو شِقّیں فرمائی ہیں۔ اور ایک شِق کو سب میں موجود مانتے ہیں (مولوی اشرفعلی صاحب) یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ جو علمِ غیب رسول اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو حاصل تھا، وہ سب میں موجود ہے۔ بلکہ اِس معنی (بعض علمِ غیب) کو سب میں موجود مانتے ہیں“۔ اھ۔

((اَلشِّھَابُ الثَّاقِب، فَصل تاسِع، صفحہ ۱۰۶، مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور۔ ایضًا: صفحہ ۲۸۵، ناشر دارُ الکتاب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اِشاعت: مئی ۲۰۰۴ء۔ ایضًا: صفحہ ۲۵۳، مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلِ سُنَّت، بلال پارک، بیگم پورہ، لاہور۔ کمپیوٹر اِشاعت: جون ۲۰۰۹ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۰۶، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی))

آپ نے بیان کیا کہ مولوی اشرفعلی صاحب، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے علمِ غیب مانتے نہیں۔ اور آپ کے باقی تینوں ساتھی دیوبندی بیان کررہے ہیں کہ مولوی اشرفعلی صاحب مانتے ہیں کہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے علمِ غیب حاصل ہے۔ آپ بظاہر قرآنِ پاک پر اِیمان رکھنے کے مدعی ہیں، لہٰذا آپ قرآنِ پاک کے فرمانِ واجب الاذعان: "لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ"۔ ((آلِ عمران:۱۸۷))۔

(یعنی "شرعی حکم ضرور ضرور لوگوں سے بیان کرنا، اور ہرگز نہ چھپانا")

کو یاد کرکے صاف صاف بتائیے، آپ اور آپ کے باقی تینوں ساتھی دیوبندیوں میں سے کون حق پر ہے اور کون باطل پر ہے۔ کون سچا ہے، اور کون جھوٹا۔ نیز صدرِ دیوبند، مولوی حسین احمد صاحب "حفظ الایمان" کی عبارتِ مذکورہ میں تشبیہ بتارہے ہیں۔ ملاحظہ ہو صدرِ دیوبند کی کتاب "اَلشِّهَابُ الثَّاقِب"۔ اس کے ص ۱۱۱ پر ہے:

"لفظ "ایسا" تو کلمہ تشبیہ کا ہے"۔

((اَلشِّهَابُ الثَّاقِب، فَصْل ثَامِن، صفحہ ۱۰۳، مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور۔ ایضًا: صفحہ ۱۰۳، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ ایضًا: صفحہ ۲۸۲، ناشر دارُ الکتاب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اِشاعت: مئی ۲۰۰۴ء۔ ایضًا: صفحہ ۲۴۹، مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلِ سُنّت، بلال پارک، بیگم پورہ، لاہور۔ کمپیوٹر اِشاعت: جون ۲۰۰۹ء))

اور صدرِ دیوبندیہ بھی بتارہے ہیں کہ مولوی اشرفعلی صاحب، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے بعض علمِ غیب مانتے ہیں۔ اور آپ نے "مناظرۂ مونگیر" میں علانیہ بیان کیا کہ:

"جس صفت کو ہم مانتے ہیں اس کو رذیل چیز سے تشبیہ دینا یقیناً توہین ہے"۔ ملاحظہ ہو "مناظرۂ مونگیر" کی رُوئداد مُرَتَّبۂ وہابیہ دیوبندیہ مُسَمّاۃ "نُصرت آسمانی"، ص ۲۷۔

((نُصرتِ آسمانی، صفحہ ۲۷، مطبوعہ عمدۃ المطابع، لکھنؤ))

اب آپ فرمانِ مذکور کو یاد کرکے سچ سچ بتائیے کہ "حفظ الایمان" کی ناپاک عبارت کا جو

مطلب صدرِ دیوبند، مولوی حسین احمد صاحب نے بیان کیا ہے، اس کی بِنا پر آپ کے نزدیک مولوی اشرفعلی تھانوی نے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اَقدس میں توہین کی یا نہیں۔ کہو اور اِنصاف سے کہو، کی، اور ضرور کی:

"وَ سَیَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَیَّ مُنۡقَلَبٍ یَّنۡقَلِبُوۡنَ"۔((اَلشُّعَرَاء:۲۲۷))

((ترجمہ کنزالایمان: "اور اب جانا((یعنی جاننا)) چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے"۔))

میرا اور آپ کا کوئی دُنیوی معاملہ نہیں، بلکہ حضورِ اَقدس، سرورِ عَالَم، نورِ مجسَّم، شفیعِ معظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عزّت کا معاملہ ہے۔ بُغض وعناد دُور کرکے، اِنصاف کے ساتھ اس مکتوب کا جواب اِرسال کریں۔ وَمَا عَلَیۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغُ۔

فقیر محمد سردار احمد غَفَرَ لَہُ الْاَحَد گورداسپوری

از قصبہ دیال گڑھ، ضلع گورداسپور، پنجاب۔

قطعی سچا فیصلہ:

چوتھا خط بنام جناب مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی دیوبندی، مُصَنِّف "حفظ الایمان":

اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

جناب تھانوی صاحب! آپ نے اپنی "حفظ الایمان" میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اقدس میں یہ ناپاک عبارت:

"پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا، اگر بقولِ زید صحیح ہو، تو دریافت طلب یہ اَمر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب۔ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علمِ غیب تو زید وعمرو، بلکہ ہر صبی (بچہ) ومجنون (پاگل)

بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (جانوروں، چار پایوں) کے لیے بھی حاصل ہے"

((حِفظُ الْاِیمَان مَع بَسْطُ الْبَنَان، صفحہ ۸، مطبوعہ مطبع علیمی، دہلی۔ ایضًا: صفحہ ۱۳، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ ایضًا: صفحہ ۱۳، مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان))

لکھ کر دُنیا بھر کے مسلمانوں کو بے چین کر دیا ہے۔ علمائے حرمین شریفین و مشائخِ عرب و عجم نے آپ کی اس ناپاک عبارت کو صریح کفر بتایا۔ اور اس کی بِنا پر آپ پر حکمِ کفر لگایا۔ آپ اپنی " بَسْطُ الْبَنَان "میں اس ناپاک عبارت کی تاویل کرنے بیٹھے تو آپ نے اُس میں اپنے کفر پر خود رجسٹری کرادی، اور اپنے خارج از اِسلام ہونے کی قبولیت لکھ دی۔ آپ کے اس اِقرار کے بعد امامِ اہلِ سُنّت، اعلیٰ حضرت، مجدد بریلوی قُدِّس سِرُّہٗ نے آپ کو حق کی طرف توجہ دِلائی۔ اور اِیمانی معاہدہ کی طرف دعوت دی۔ مگر آپ نے حق سے منہ موڑ کر اپنے منہ پر مہرِ سکوت لگائی، اور اپنے عجز پر اپنے ہاتھوں رجسٹری کرادی۔ آپ اپنے اِقرارِ کفر پر اِقرار کرنے سے ساکت ہیں، مگر آپ کے خاص دیوبندی چیلے جو آپ کی وکالت کے مدعی ہیں، یعنی صدرِ دیوبند و ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند و مولوی منظور سنبھلی و مولوی عبدالشکور لکھنوی، ایڈیٹر "اَلنَّجم"، یہ سب کے سب مل کر آپ پر کفر کا فتویٰ لگا رہے ہیں۔ اور آپ کو اِسلام سے خارج بتا رہے ہیں۔ اپنے رسائل و کتابوں میں اِس کی اشاعت کر رہے ہیں۔ دیوبندی دُنیا میں آپ کا بھرم بنا تھا، اور وہابیت کے بازار میں آپ کا راستہ کھلا تھا۔ مگر آپ کے خاص اِن دیوبندی چیلوں نے آپ کی مہرِ سکوت کے پردے کھول دیے، اور آپ کے اِسلام سے خارج ہونے کے بول مل کر صاف بول دیے۔ اب آپ کے سکوت کی تمام گلیاں بند ہوگئیں۔ آپ کے دیوبندی چیلوں نے آپ کے بھاگنے کے تمام راستے مسدود کر دیے۔ آپ کی عبارت کی جو تاویلیں کرتے ہیں وہ سب دیوبندی آپس میں ایک دوسرے کی تاویل کو غلط ٹھہراتے ہیں۔

صدرِ دیوبند آپ کی عبارت میں "ایسا" کو تشبیہ کے لیے بتا رہے ہیں۔ اور ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند اور مولوی منظور سنبھلی اس کا رَدّ کر رہے ہیں، اور صدرِ دیوبند کے قول کو صَرَاحَۃً غلط بتا

رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو صدرِ دیوبند کی کتاب "اَلشِّهَابُ الثَّاقِب"۔ اس کے ص ۱۱۱ پر ہے:

"لفظ "ایسا" تو کلمہ تشبیہ کا ہے"۔

((اَلشِّهَابُ الثَّاقِب، فَصل ثَامِن، صفحہ ۱۰۳، مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور۔ ایضًا: صفحہ ۱۰۳، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ ایضًا: صفحہ ۲۸۲، ناشر دارُالکتاب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اِشاعت: مئی ۲۰۰۴ء۔ ایضًا: صفحہ ۲۴۹، مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلِ سُنَّت، بلال پارک، بیگم پورہ، لاہور۔ کمپیوٹرا ِشاعت: جون ۲۰۰۹ء))

اور ملاحظہ ہو ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند کی "تَوضِیحُ الْبَیَان"۔ اس کے ص ۱۳ پر ہے:

"اور اگر وجہ تکفیر کی تشبیہِ علمِ نبوی، بعلمِ زید وعمرو وبکر ہے، تو یہ اس پر موقوف ہے کہ لفظ "ایسا" تشبیہ کے لیے ہو، حالانکہ یہ یہاں غلط ہے۔ اور علاوہ غلط ہونے کے محتاج ہے حذفِ کلام، بلکہ مسخِ کلام کا"۔

((تَوضِیحُ الْبَیَانِ فِی حِفظِ الْاِیمَانِ، مشمولہ: رسائلِ چاندپوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۳۴، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ۱۹۷۸ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۲۳، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ کمپیوٹر اشاعت))

اور ملاحظہ ہو "مناظرۂ بریلی" کی رُوئداد مُرَتَّبۂ وہابیہ دیوبندیہ۔ اس کے صفحہ ۳۵ پر آپ کے مولوی منظور کی تقریر میں ہے:

"اگر بالفرض اِس عبارت کا وہ مطلب ہے[1] جو مولوی سردار احمد صاحب بیان

---

[1]:۔ موت کا پیغام" کے قدیم وجدید دستیاب نسخوں میں اس مُحَوَّلَہ عبارت میں یہاں لفظ "ہے" لکھا ہے۔ جبکہ "فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ" کے راقم کے پیشِ نظر دونوں نسخوں میں یہاں لفظ "ہو" لکھا ہے۔ ممکن ہے حضرتِ مؤلّف کے پاس موجود نسخہ میں اس مقام پر لفظ "ہے" ہی لکھا ہو۔ چونکہ یہاں "ہے" اور "ہو" دونوں طرح عبارت دُرُست ہے، اس لیے "موت کا پیغام" میں نقل کردہ لفظ "ہے" کو ہی برقرار رکھا گیا ہے۔ (میثم قادری)

کر رہے ہیں، جب تو وہ[1] ہمارے نزدیک بھی وہ موجبِ کفر ہے"۔

((فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ۶۹، ۷۰، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷۔ اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ۶۰۷، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور))

فقیر نے مناظرہ میں یہ بیان کیا تھا کہ:

"عبارتِ "حفظ الایمان" میں "ایسا" تشبیہ کے لیے ہے، لہٰذا اِس میں توہین ہے"۔

اور آپ کے مولوی منظور صاحب نے بھی اِقرار کیا کہ ہاں اگر عبارتِ "حفظ الایمان" میں "ایسا" تشبیہ کے لیے ہو، تو وہ عبارت کفری ہے۔ ذرا آنکھ کھول کر دیکھیے۔ آپ کے صدرِ دیوبند نے جو آپ کی عبارت کے معنی بیان کیے، آپ کے ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند و مولوی منظور دیوبندی نے اس معنی کی بِنا پر آپ پر صریح صاف حکمِ کفر دیا۔ اور اِن دونوں دیوبندیوں نے آپ کی عبارت میں "ایسا" کو "اتنا" کے معنی میں بتایا۔ ملاحظہ ہو "تَوضِیحُ الْبیَان"، ص۸:

"واضح ہو کہ "ایسا" کا لفظ فقط "مانند" اور "مثل" ہی کے معنی میں مستعمل نہیں ہوتا، بلکہ اس کے معنی "اس قدر" اور "اتنے" کے بھی آتے ہیں، جو اِس جگہ مُتعَیَّن ہیں"۔

((تَوضِیحُ الْبیَانِ فِی حِفْظِ الْاِیْمَانِ، مشمولہ رسائلِ چاند پوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۲۸، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ۱۹۷۸ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۱۸، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ کمپیوٹر اشاعت))

اور اسی کے صفحہ ۱۷ پر ہے:

"عبارتِ متنازعہ فیہا میں لفظ "ایسا" بمعنی "اس قدر" و "اتنا" ہے"۔

((تَوضِیحُ الْبیَانِ فِی حِفْظِ الْاِیْمَانِ، مشمولہ رسائلِ چاند پوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۳۹، ناشر انجمن

---

[1]:۔ موت کا پیغام" کے قدیم وجدید دستیاب تمام نسخوں میں اس مُحَوَّلَہ عبارت میں درج لفظ "وہ"، "فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ" کے دونوں نسخوں میں موجود نہیں ہے۔ ممکن ہے حضرتِ مُؤلِّف کے پیشِ نظر نسخہ میں یہ لفظ موجود ہو۔ اس لیے اسے برقرار رکھا ہے۔ (میثم قادری)

اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ٦۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ١٩٧٨ء۔ ایضًا: صفحہ ١٢٧، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ٦۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔کمپیوٹر اشاعت))

اور ملاحظہ ہو رُوئدادِ وہابیہ، اس کے صفحہ ٣٤ پر آپ کے مولوی منظور دیوبندی کا بیان ہے:

"حفظ الایمان، کی اس عبارت میں بھی "ایسا" تشبیہ کے لیے نہیں ہے۔ بلکہ وہ یہاں بدون تشبیہ کے "اتنا" کے معنی میں ہے"۔

((فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ٦٧، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ١٧۔ اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ٦٠٦، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ١٤۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور))

ان دونوں نے تو آپ کی عبارت میں "ایسا" کو "اتنا" کے معنی میں بتایا۔ اور صدرِ دیوبند نے ان دونوں کے قول کو غلط ٹھہرایا۔ اور بیان کیا کہ آپ کی عبارت میں لفظ "ایسا" ہے، لفظ "اتنا" نہیں۔ اگر آپ کی عبارت میں لفظ "ایسا" کی جگہ لفظ "اتنا" ہوتا، تو اس وقت آپ کی عبارت میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اَقدس میں توہین کا احتمال ضرور ہوتا۔ وَالْعَیَاذُ بِاللہِ۔ ملاحظہ ہو "اَلشِّھَابُ الثَّاقِب"۔ اس کے صفحہ ١١١ پر ہے:

"حضرت مولانا (اشرفعلی تھانوی) عبارت میں لفظ "ایسا" فرمارہے ہیں، لفظ "اتنا" تو نہیں فرمارہے ہیں۔ اگر لفظ "اتنا" ہوتا، تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ مَعَاذَ اللہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے علم کو اور چیزوں (بچوں، پاگلوں، جانوروں) کے علم کے برابر کردیا"۔

((اَلشِّھَابُ الثَّاقِب، فَصْل ثَامِن، صفحہ ١٠٢، مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور۔ ایضًا: صفحہ ٢٨١، ناشر دارُالکتاب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اِشاعت: مئی ٢٠٠٤ء۔ ایضًا: صفحہ ٢٤٩، مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلِ سُنَّت، بلال پارک، بیگم پورہ، لاہور۔ کمپیوٹر اِشاعت: جون ٢٠٠٩ء۔ ایضًا: صفحہ ١٠٢، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی))

دیکھیے آپ کی عبارت کے جو معنی پہلے دونوں دیوبندیوں نے بیان کیے، صدرِ دیوبند نے اس معنی کی بنا پر آپ کو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِشَارَۃً توہین کرنے والا ضرور

ٹھہرایا۔ اور حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِشارۃً توہین کرنے والا آپ کے "بَسْطُ الْبَنَان" والے اِقرار سے قطعًا کافر، اِسلام سے خارِج ہے۔ پھر آپ کو کفر سے بچانے کے لیے آپ کے ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند نے اپنی "تَوْضِیْحُ الْبَیَان" کے صفحہ ۴ پر لکھا ہے کہ:

"حفظ الایمان، میں اس اَمر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو علمِ غیب بعطائے اِلٰہی حاصل ہے"۔

((تَوْضِیْحُ الْبَیَانِ فِی حِفْظِ الْاِیْمَانِ، مشمولہ: رسائلِ چاند پوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۲۴، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ۱۹۷۸ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۱۵، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ کمپیوٹر اشاعت))

اور صفحہ ۹ پر لکھا ہے کہ:

"بعض علومِ غیبیہ جو[1] واقع میں سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لیے ثابت ہیں، اُس سے تو نہ یہاں[2] (عبارتِ "حفظ الایمان" میں) گفتگو ہے، نہ اس کو کوئی عاقل مراد لے سکتا ہے"۔

---

[1]:۔ "موت کا پیغام" کے قدیم وجدید دستیاب نسخوں میں اس مُحَوَّلَہ عبارت میں لکھا ہے:
"بعض علومِ غیبیہ جو واقع میں۔ الخ"۔ جبکہ "تَوْضِیْحُ الْبَیَان" میں لکھا ہے:
"بعض علومِ غیبیہ کہ واقع میں۔ الخ"۔
چونکہ "جو" اور "کہ" کے اس معمولی فرق سے عبارت کے مفہوم پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ حضرتِ مُؤَلِّف کے پیشِ نظر نسخہ میں یہ عبارت ایسے ہی ہو۔ اس لیے حضرتِ مُؤَلِّف کی نقل کردہ عبارت کو برقرار رکھا گیا ہے۔ (میثم قادری)

[2]:۔ "موت کا پیغام" کے قدیم وجدید دستیاب نسخوں میں اس مُحَوَّلَہ عبارت میں "نہ یہاں" لکھا ہے۔ جبکہ "تَوْضِیْحُ الْبَیَان" میں "یہاں نہ" لکھا ہے۔ چونکہ الفاظ کی اس تقدیم وتاخیر سے عبارت کے مفہوم پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ حضرتِ مُؤَلِّف کے پیشِ نظر نسخہ میں یہ عبارت ایسے ہی ہو۔ اس لیے حضرتِ مُؤَلِّف کی نقل کردہ عبارت کو برقرار رکھا گیا ہے۔ (میثم قادری)

((تَوْضِیحُ الْبَیَانِ فِی حِفْظِ الْاِیْمَانِ، مشمولہ: رسائلِ چاند پوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۳۰، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ۱۹۷۸ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۱۹، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ کمپیوٹر اشاعت))

اس کا صاف یہ مطلب ہے کہ اگر آپ عبارتِ "حفظ الایمان" میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے علمِ غیب تسلیم نہ کرتے، تو کفر ہوتا۔ مگر جب آپ کو تسلیم ہے تو اس عبارت میں کفر نہیں۔ دوسری طرف آپ کے خاص مذہبی ٹھیکیدار، مولوی عبدالشکور ایڈیٹر "اَلنَّجم" نے آپ کو کفر سے بچانے کے لیے یہ بیان کیا کہ:

"جس صفت کو ہم مانتے ہیں اُس کو رذیل چیز سے تشبیہ دینا یقیناً توہین ہے۔ اور رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذاتِ والا میں صفتِ علمِ غیب ہم نہیں مانتے۔ اور جو مانے اس کو منع کرتے ہیں۔ لہٰذا علمِ غیب کی کسی شِق کو رذیل چیز میں بیان کرنا ہرگز توہین نہیں ہو سکتی"۔

((نُصرتِ آسمانی، صفحہ ۲۷، مطبوعہ عمدۃ المطابع، لکھنؤ))

اس کا صاف یہ مطلب ہے کہ آپ، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے علمِ غیب تسلیم نہیں کرتے، لہٰذا بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں کے علم کے ساتھ تشبیہ، نہ توہین ہے نہ کفر۔ ہاں اگر آپ، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے علمِ غیب مانتے، اور پھر یہ تشبیہ دیتے، تو آپ کی عبارت میں توہین ہوتی اور کفر ہوتا۔

دیکھیے جو مطلب ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند نے بیان کیا، آپ کے ایڈیٹر "اَلنَّجم" نے اس معنٰی کی بِنا پر آپ کو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اقدس میں یقیناً توہین کرنے والا بتایا۔ آپ کو کفر سے بچانے کے لیے آپ کی عبارت کی جو تاویل صدرِ دیوبند نے بیان کی، اس کو ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند اور مولوی منظور دیوبندی دونوں نے غلط، بلکہ کفر بتایا۔ اور جو تاویل ان دونوں نے آپ کی عبارت میں گڑھی، اس کو صدرِ دیوبند نے صاف غلط، بلکہ آپ کے اِقرار سے کفر ٹھہرایا۔ اور جو تاویل ایڈیٹر "اَلنَّجم" نے گڑھی، اُس کو ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند نے غلط بتایا۔ اور

جو معنی ناظم نے بیان کیے، اس کو ایڈیٹر "اَلنَّجم" نے غلط اور یقیناً توہین اور کفر بتایا۔

کیا اس خانہ جنگی کا صاف مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ کے صدرِ دیوبند اور ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند اور مولوی منظور دیوبندی اور ایڈیٹر "اَلنَّجم" دیوبندی کا اِتفاق واِجماعِ مُؤلَّف ہے کہ آپ نے یقیناً عبارتِ "حفظ الایمان" میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اَقدس میں صریح توہین اور کھلی گستاخی کی ہے۔ علماے اہلِ سُنَّت وجماعت قُدِّسَتْ اَسْرَارُھُم ومشائخِ عرب وعجم نے آپ کو بار بار تنبیہ کی کہ آپ کی ناپاک عبارت میں حضورِ اَقدس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان میں صریح توہین اور کھلی گستاخی ہے۔ آپ کی عبارت میں کوئی تاویل نہیں بنتی۔ آپ نے جواب سے عاجز آکر سکوت کیا۔ یہی ایک سکوت کی گلی آپ کے لیے کھلی تھی، مگر آپ کے خاص چیلوں دیوبندیوں نے آپ کی عبارت میں صریح کفر بتاکر اس گلی کو بھی بند کردیا۔ علماے اہلِ سُنَّت نے جو فرمایا، آپ کے دیوبندی چیلوں نے بھی اس کا گیت گایا۔ علماے اہلِ سُنَّت نے یہی فرمایا تھا کہ:

"آپ نے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اَقدس میں توہین کی ہے، لہٰذا آپ کافر ہیں"۔

آپ کے دیوبندیوں نے بھی یہی بیان کیا کہ:

"آپ نے عبارتِ "حفظ الایمان" میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اَقدس میں توہین کی ہے۔ آپ اِسلام سے خارج ہیں"۔

حق اِسی کا نام ہے، سچ اسے ہی کہتے ہیں۔ جو آپ کے مسلمان ہونے کی جھوٹی اِشاعت کرتے تھے، وہی آج دُنیا میں آپ کے کافر ہونے کی تبلیغ کررہے ہیں۔ سچ ہے کہ دروغ کو فروغ نہیں ہوتا۔ آپ اپنے چیلوں کی بات کا پاس کریں، اور اپنے کفر کا اپنے قلم سے اشتہار کر کے اپنی توبہ کا اعلان شائع کریں۔ کفر سے توبہ کرنا، اور اس توبہ کا اعلان کرنا مولیٰ عَزَّوَجَلَّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کو نہایت پسند اور خلق کو مقبول ہے۔ وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ۔

(فقیر محمد سردار احمد گورداسپوری)۔

مولوی اشرفعلی تھانوی اور دیوبندی مولویوں کی عاجزی اور بدحواسی:

یہ خطوط رجسٹری کے ذریعہ سے دیوبندی مولویوں کے نام روانہ کیے گئے، مگر آج تک دیوبندی مولوی جواب سے عاجز ہیں، بدحواس ہیں۔ "اخبار الفقیہ، امرتسر"[1] میں بعض خطوط شائع ہوئے۔ اور "پرچہ اہلِ سُنّت، سنبھل ضلع مرادآباد"[2] میں توماہ بہ ماہ ہر ایک خط شائع ہوا۔ مگر دیوبندیہ وہابیہ میں سے کسی کو جواب دینے کی جُرأت نہیں ہوئی۔ اور نہ قیامت تک اِنْ شَاءَاللّٰہُ الْعَزِیْز کوئی دیوبندی وہابی اس کا جواب دے سکے۔ ہے کوئی وہابیت کا فرزند جو اس کا جواب دے سکے۔ ہے کوئی تھانوی صاحب کا چیلا جو اس بحث میں کچھ گفتگو کر سکے۔ ہے کوئی دیوبندیوں کی لاج رکھنے والا جو تھانوی صاحب کے سر سے کفر اُٹھا سکے۔ ہے کوئی تھانوی جی کو پیشوا ماننے والا، جو تھانوی جی کا اِسلام ثابت کر سکے، اور تھانوی جی کی صفائی میں ایک حرف بول سکے۔

اے تمام دُنیا کے دیوبندیو! سُن لو اور گوش ہوش سے سُن لو۔ اور آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ تمھارے دیوبندی مولویوں کی خانہ جنگی نے روزِ روشن کی طرح ثابت کر دیا کہ تمھارے پیشوا مولوی اشرفعلی تھانوی نے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اَقدس میں صریح گستاخی کی ہے۔ اب تو توبہ کر لو۔ اب تو اِیمان لے آؤ۔ ہماری نہ مانو، تو اپنے دیوبندی مولویوں کی تو مانو۔ کچھ تو غور کرو۔ ذرا تو عقل واِنصاف سے کام لو۔ حُجّت تم پر تمام ہو چکی۔ تمھارا کوئی عذر سُنا

[1]:۔ یہاں حضرتِ مُحَدِّثِ اَعظم پاکستان نے "اخبار الفقیہ، امرتسر" میں شائع ہونے والے جن خطوط کا ذِکر کیا ہے اُن کی تعداد دو ہے۔ اور وہ "ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر"۔ شمارہ بابت ۲۱ فروری ۱۹۳۶ء کے صفحہ ۲ اور ۳ پر شائع ہوئے تھے۔ مذکورہ خطوط مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی اور مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی دیوبندی کے نام تھے۔ حضرتِ مُحَدِّثِ اَعظم پاکستان نے ان خطوط کو بعد میں کتاب "موت کا پیغام" میں شامل کر دیا تھا۔ (میثم قادری)

[2]:۔ "پرچہ اہلِ سُنّت، سنبھل ضلع مراد آباد" کے یہ شمارے دستیاب نہ ہو سکے۔ (میثم قادری)

نہیں جائے گا۔ تمھارا کوئی حیلہ بہانا مسموع و مقبول نہیں ہو گا۔ اگر توبہ نہ کرو گے تو یاد رکھو کہ ایک دِن وہ آنے والا ہے کہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے دربار میں اُس کے حبیبِ لبیب، احمد مجتبیٰ، محمد مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے مُجرم بنا کر کھڑے کیے جاؤ گے۔

وَسَیَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَیَّ مُنۡقَلَبٍ یَّنۡقَلِبُوۡنَ۔((اَلشُّعَرَاء:۲۲۷))

((ترجمہ کنزالایمان: "اور اب جانا ((یعنی جاننا)) چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے"))

عبارتِ "حفظ الایمان" کے متعلق ایک سُنّی اور دیوبندی کا مکالمہ:

زید اور عَمرو دونوں صاحب ایک ساتھ سفر میں کہیں جا رہے ہیں۔ ان دونوں میں یوں گفتگو ہوتی ہے۔

زید: جناب کا مزاج کیسا ہے؟۔

عَمرو: میں اچھا ہوں، آپ تو خیریت سے ہیں؟۔ جناب کا مزاج کیسا ہے؟۔

زید: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ یہ ناچیز بزرگانِ دِین کی دُعا سے اچھا ہے۔ ذرا یہ تو فرمائیے کہ جناب کا دولت خانہ کہاں ہے؟۔ اور جناب اس شدّت کی گرمی میں کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟۔

عَمرو: میرا غریب خانہ "دیوبند" ہے۔ اور اس وقت میں اپنے پیشوا مولانا اشرفعلی صاحب تھانوی کی خدمت میں جا رہا ہوں۔ کیا آپ مولانا اشرفعلی صاحب کو جانتے ہیں؟۔

زید: جی ہاں خوب جانتا ہوں، مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی وہی تو ہیں جس نے اپنی کتاب "حفظ الایمان" میں ایک ناپاک عبارت لکھ کر حضورِ اقدس، سرورِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی شانِ اَقدس میں صریح توہین اور کھلی گستاخی کی ہے۔ کیا آپ اور آپ کی جماعتِ دیوبند کا پیشوا وہی ہو سکتا ہے جو سَیِّدُ الانبیاء، حضور پُرنور، شفیعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی شانِ اَقدس میں صریح گالی دے۔ وَالۡعِیَاذُ بِاللہ۔

دیوبندی: آپ عجیب آدمی ہیں۔ آپ نے مجھے تردُّد میں ڈال دیا۔ ذرا بتائیے تو، کہ کس کتاب

میں ہمارے مولانا تھانوی صاحب نے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان میں گستاخی کی ہے۔

سُنّی: کتاب میں ابھی دِکھائے دیتا ہوں، مگر آپ ذرا یہ تو بتائیے کہ اگر میں نے آپ کو آپ کے پیشوا تھانوی جی کی کتاب میں وہ عبارت دِکھادی تو آپ توبہ کرلیں گے؟۔

دیوبندی: حضرت پہلے وہ عبارت تو دِکھائیے، توبہ کا مطالبہ بعد میں کرتے رہنا۔ وہ عبارت بُری ہوگی تو توبہ کرلوں گا۔

سُنّی: دیکھیے یہ ہے آپ کے تھانوی جی کی کتاب "حفظ الایمان"۔ اور یہ ہے وہ ناپاک عبارت:

"پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا کیا جانا............ حاصل ہے"۔ ص٦۔

((حِفْظُ الْاِیْمَان مَع بَسْطُ الْبَنَان، صفحہ ۸، مطبوعہ مطبع علیمی، دہلی۔ ایضًا: صفحہ ۱۳، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ ایضًا: صفحہ ۱۳، مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان))

دیوبندی: اس عبارت میں تو بظاہر بے اَدبی معلوم ہوتی ہے، مگر اس عبارت میں اگر لفظ "ایسا" تشبیہ کے لیے ہو، تو اس میں کیا خرابی ہے؟۔

سُنّی: مَعَاذَ اللہ۔ اس میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اَقدس میں صریح توہین اور کھلی گستاخی ہے۔ دیکھیے آپ کے مولوی منظور سنبھلی دیوبندی[1] اور سابق ناظم شعبہ تبلیغ

---

[1]:۔ فاتحِ مناظرۂ بریلی، مُحَدِّثِ اَعظمِ پاکستان، حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے "مناظرۂ بریلی" میں یہ موقف بیان کیا تھا کہ: "حفظ الایمان" میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے علم شریف کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں کے علم سے تشبیہ دی گئی ہے، لہٰذا اِس عبارت میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان میں توہین ہے۔ اس کے متعلق دیوبندی مناظر، مولوی منظور نعمانی دیوبندی نے کہا:

"اگر بالفرض اِس عبارت کا وہ مطلب ہو جو مولوی سردار احمد صاحب بیان کررہے ہیں، جب تو ہمارے نزدیک بھی وہ موجِبِ کفر ہے"۔

((فتحِ بریلی کا دلکش نظارہ، صفحہ ٦٩، ٧٠، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ١٧۔ اُردو بازار، لاہور۔ ایضًا: مشمولہ: فُتُوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ٦٠٧، مطبوعہ انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ١٤۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور)) (میثم قادری)

دیوبند[1] نے اپنے رسالوں میں تسلیم کیا ہے کہ اس ناپاک عبارت میں اگر "ایسا" تشبیہ کے لیے ہو، تو یہ عبارت کفری ہے۔ اور اس میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اَقدس میں توہین ہے۔ آپ "ایسا" کو تشبیہ کے لیے بتاتے ہیں، اور آپ کے ان دونوں دیوبندیوں نے "ایسا" کو تشبیہ کے لیے لینا غلط بتایا ہے۔ فرمائیے آپ اور ان دونوں میں سے کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟۔

دیوبندی: اچھا ہم "ایسا" کو تشبیہ کے لیے نہیں لیتے۔ "ایسا" کو "اتنا" کے معنیٰ میں لیتے ہیں۔

سُنّی: مَعَاذَ اللّٰہ۔ "ایسا" کو "اتنا" کے معنی میں لینے کی صورت میں بھی توہین رہتی ہے۔ آپ کے دیوبند کے صدر، مولوی حسین احمد صاحب نے اِقرار کیا ہے کہ اگر اس عبارت میں "ایسا" کی بجائے "اتنا" ہوتا تو اس عبارت میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان میں توہین کا احتمال ضروری ہوتا[2]۔

---

[1]:۔ مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی چاندپوری نے عبارتِ "حفظ الایمان" کے متعلق لکھا ہے:

"اور اگر وجہِ تکفیر کی تشبیہ علمِ نبوی بعلمِ زید وعمرو وبکر ہے، تو یہ اس پر موقوف ہے کہ لفظ "ایسا" تشبیہ کے لیے ہو، حالانکہ یہ یہاں غلط ہے، اور علاوہ غلط ہونے کے محتاج ہے خلافِ کلام، بلکہ مسخِ کلام کا"۔

(تَوْضِیْحُ الْبَیَان، مشمولہ: رسائلِ چاندپوری، جلد اوّل، صفحہ ۱۳۴، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔ بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ۱۹۷۸ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۲۳، ناشر انجمن اِرْشَادُ الْمُسْلِمِیْن، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ کمپیوٹر اشاعت) (میثم قادری)

[2]:۔ مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے کتاب "اَلشِّھَابُ الثَّاقِب" میں عبارتِ "حفظ الایمان" کی توضیح میں لکھا ہے: "حضرت مولانا (اشرفعلی تھانوی) عبارت میں لفظ "ایسا" فرما رہے ہیں، لفظ "اتنا" تو نہیں فرما رہے ہیں۔ اگر لفظ "اتنا" ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ مَعَاذَ اللّٰہ حضور عَلَیْہِ السَّلَام کے علم کو اور چیزوں (بچوں، پاگلوں، چارپایوں) کے علم کی برابر کر دیا"۔

(اَلشِّھَابُ الثَّاقِب، فَصْل ثَامِنْ، صفحہ ۱۰۲، مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور۔ ایضًا: صفحہ ۲۸۱، ناشر دارُ الکتاب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اِشاعت: مئی ۲۰۰۴ء۔ ایضًا: صفحہ ۲۴۹، مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلِ سُنَّت، بلال پارک، بیگم پورہ، لاہور۔ کمپیوٹر اِشاعت: جون ۲۰۰۹ء۔ ایضًا: صفحہ ۱۰۲، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی) (میثم قادِری)

اور صدرِ دیوبند نے ''ایسا'' کو تشبیہ کے لیے بیان کیا ہے۔ آپ ''ایسا'' کے معنی ''اتنا'' بتارہے ہیں۔ اور آپ کے دیوبند کے صدر ''ایسا'' کو تشبیہ کے لیے بیان کررہے ہیں۔ آپ دونوں میں سے کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟۔

دیوبندی: اچھا ہم ''ایسا'' کو نہ تشبیہ کے لیے لیتے ہیں، اور نہ ''اتنا'' کے معنی میں۔ بلکہ ہم کہتے ہیں کہ اس عبارت میں توہین اُس وقت ہوتی ہے جب مولانا تھانوی صاحب، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے علمِ غیب تسلیم نہ کرتے۔ ہمارے تھانوی صاحب تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے علمِ غیب مانتے ہیں۔

سُنّی: آپ یہ بیان کرتے ہیں، اور آپ کے پیشوا تھانوی صاحب کے مذہبی ٹھیکیدار، مولوی عبدالشکور دیوبندی، ایڈیٹر ''اَلنَّجم'' کا یہ بیان ہے کہ مولانا اشرفعلی تھانوی صاحب تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے علمِ غیب تسلیم نہیں کرتے۔ ہاں اگر مولانا تھانوی صاحب، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے علمِ غیب مانتے، تو یقیناً اس عبارت میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اَقدس میں توہین ہوتی[1]۔

ذرا مہربانی کرکے فرمائیے تو، کہ آپ اور ایڈیٹر ''اَلنَّجم'' دیوبندی میں سے کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟۔

دیوبندی: (تمام راستے بند دیکھ کر دیوبندی صاحب پریشان ہیں، خاموش ہیں، بدحواس ہیں، مولوی اسمٰعیل سنبھلی دیوبندی کی طرح رُوٹھ کر عجب انداز سے چُپ بیٹھے ہیں۔ مؤلّف)

---

[1]:۔ مولوی عبدالشکور لکھنوی دیوبندی نے مناظرہ میں کہا:

''جس صفت کو ہم مانتے ہیں اُس کو رذیل چیز سے تشبیہ دینا یقیناً توہین ہے۔ اور رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذاتِ والا میں صفتِ علمِ غیب ہم نہیں مانتے۔ اور جو مانے اس کو منع کرتے ہیں۔ لہٰذا علمِ غیب کی کسی شِق کو رذیل چیز میں بیان کرنا ہرگز توہین نہیں ہوسکتی''۔

((نُصرتِ آسمانی، صفحہ ۲۷، مطبوعہ عمدۃ المطابع، لکھنؤ)) (میثم قادری)

سُنّی: دیکھا آپ نے۔ میں نے آپ کے دیو بندی مولویوں مبلغوں کے اِقرار سے ثابت کر دِکھایا کہ بیشک "حفظ الایمان" کی ناپاک عبارت میں آپ کے تھانوی صاحب نے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان میں توہین کی ہے۔ اب آپ بِلا پس و پیش و بِلا چون و چرا، اپنے وعدہ کے موافق توبہ کریں۔ اور اپنے پیشوا تھانوی جی کو قطعًا چھوڑ دیں۔

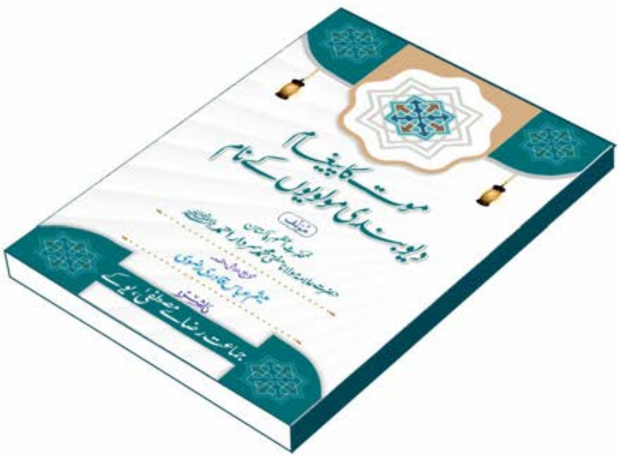
دیو بندی: (خاموش ہیں اور نہایت پریشان)

سُنّی: کیوں جناب آپ خاموش کیوں ہیں۔ توبہ کیجیے اور جلد توبہ کیجیے۔ اپنے وعدہ کو پورا کیجیے۔

دیو بندی: آپ نے نہایت اِخلاص سے میرے ساتھ گفتگو کی ہے۔ آپ کی گفتگو کا میرے دِل پر اَثر پڑا ہے۔ واقعی مولوی اشرفعلی تھانوی نے اس ناپاک عبارت میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ اَقدس میں صریح گستاخی کی ہے۔ میں اس عبارت سے توبہ کرتا ہوں۔ اور اس ناپاک عبارت کے لکھنے والے تھانوی جی کو بھی چھوڑتا ہوں۔ اب میں واپس جاتا ہوں اور دوسرے دیو بندیوں کو بھی اس گفتگو سے مطلع کروں گا۔ کیا بتاؤں دیو بند کے مولویوں نے ایسی باتوں پر پردہ ڈال رکھا ہے۔ مجھے قوی اُمید ہے کہ اگر مولوی تھانوی صاحب کے مریدوں دیو بندیوں کو یہ گفتگو سُنا دی جائے تو اکثر توبہ کر جائیں۔ اب اس گفتگو کی تبلیغ کروں گا۔ آپ دُعا کیجیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے راہِ ہدایت پر قائم رکھے۔

سُنّی: میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے حبیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے طفیل سے آپ کو ہدایت پر قائم رکھے۔ آمین۔ دیکھنا حق بات کی تبلیغ کرتے رہنا، اور دیو بندی مولویوں سے پُرانے تعلقات منقطع کر دینا، اور سچ بات کہنے میں کبھی نہ شرمانا۔ وَالسَّلَام۔

Maut Ka Paigham Devbandi Molvion Ke Naam



جماعت رضائے مصطفیٰ یوکے

Published By:

Jamat Raza-e-Mustafa, U.K.